نمبر ۱۱۹ | مورخہ ۵ اپریل سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تا حال پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور کے حرم ثالث اللہ تعالیٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں۔

یکم اپریل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محلہ دار الفضل میں چوہدری نصر اللہ خان صاحب مب اوورسیر لدھیانہ کے مکان کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور دعا فرمائی۔ بعد ازاں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۲۔ اپریل سے مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں درس القرآن شروع فرما دیا ہے۔

ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ سب اسسٹنٹ سرجن بہت دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے صحت فرمائیں۔

۳۔ اپریل جناب میر قاسم علی صاحب اور ماسٹر محمد عمر صاحب بیدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ میں آریوں سے مناظرہ کے لئے اور مولوی محمد حسین صاحب ... مبلغ رو بڑ میں سلسلہ تبلیغ روانہ ہوئے۔

مظلومین علاقہ میرپور کے متعلق مسلمانوں کا فرض

امدادی رقوم فوراً آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو بھجوائی جائیں

علاقہ میرپور کے مظلوم مسلمان ریاستی فوج اور پولیس کے ناقابل برداشت رویہ سے تنگ آکر ترکِ وطن کر کے انگریزی علاقہ میں آ رہے ہیں۔ جہلم میں اسوقت تک ایسے لوگوں کی تعداد تین ہزار سے بڑھ گئی ہے جس میں روزانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ان لوگوں کی درد بھری داستان درد مند حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ قلم و زبان ان حالات کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ ان لوگوں کی حالتِ زار سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی خون کے آنسو رلاتی ہے۔ شیر خوار معصوم بچے۔ پردہ نشین مستورات اور ضعیف العمر بڈھے زبان حال و قال سے حکومت کے بیجا تشدد اور فوج اور پولیس کے انسانیت کش اور اخلاق سوز رویہ کا رونا رو رہے ہیں۔ ایک ایک عورت دوران بیان میں اس طرح اشک ریزی کرتی ہے۔ کہ سننے والے کا کلیجہ شق ہو جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ حکومتِ کشمیر کے عاقبت نا اندیش عمال کو ان خانماں برباد لوگوں پر کوئی رحم نہ آیا

الغرض میں نے جو حالات اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ وہ نہایت ہی دردناک اور دل کو ہلا دینے والے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کا نہایت ضروری فرض ہے کہ وہ متحدہ طور پر اپنے ان مظلوم اور خانماں برباد بھائیوں اور بہنوں کی طرف دستِ امداد بڑھائیں۔ اہالیان جہلم صد ہزار تحسین و آفرین کے مستحق ہیں جنہوں نے وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی تمام تر کوشش مظلومین کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ لیکن مظلومین کی بڑھتی ہوئی تعداد کو سنبھالنا اہالیانِ جہلم کے لئے اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک دوسرے مسلمان دل و جان سے ان کی امداد نہ کریں۔ اس امداد کا سب سے بہترین اور محفوظ طریقہ یہ ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر گاؤں سے جمع کر کے فوراً رقوم بھجوائی جائیں۔ تاکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی مظلومین علاقہ میرپور کی رہائش خوراک اور دیگر ضروریات کے متعلق تمام ان مقامات کے کارکنوں کی امداد کر سکے

اخبار احمدیہ

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں مناظرہ

۱۰-۱۱ اپریل ۱۹۳۲ء وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں اہلحدیثوں اور احمدی جماعت کے مابین صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وفات حضرت مسیح علیہ السلام پر مناظرہ ہوگا۔ مرکز سے دو مناظر بھیجے جائیں گے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اہلحدیثوں کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب مناظر ہونگے۔ ارد گرد کی احمدی جماعتوں کو اس مناظرہ کے کامیاب بنانے اور غیر احمدی اصحاب کو کثرت سے اس میں شامل کرنے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔ گوجرانوالہ وگجرات کے نائب مہتممان تبلیغ خاص طور پر توجہ کریں۔ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

سیکرٹریان تبلیغ ضلع شیخوپورہ کو اطلاع

جملہ سیکرٹری صاحبان تبلیغ ضلع شیخوپورہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مہربانی فرماکر اپنے اپنے حلقہ زیر تبلیغ کی رپورٹ ماہوار ہر مہینے کی پانچ تاریخ تک بنام نائب مہتمم تبلیغ ضلع ہذا ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ دس تاریخ تک ضلع کی مجموعی تبلیغی رپورٹ تیار کر کے ناظر صاحب دعوت وتبلیغ کی خدمت میں ارسال کی جاسکے۔ خاکسار عطا محمد نائب مہتمم تبلیغ ضلع شیخوپورہ

ڈاکٹر محمد شاہنواز صاحب کا ایڈریس

ڈاکٹر محمد شاہنواز صاحب کے زنجبار جانے کی اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ ان کا پتہ معرفت پوسٹ بکس نمبر ۱۸۸ ہوگا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ یہ عاجز جمیع بزرگان ملت وبرادران کرام سے بصد عجز درخواست کرتا ہے۔ کہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ کیونکہ میں چند ایک شدید مشکلات میں مبتلا ہوں۔ خاکسار نیاز محمد سب انسپکٹر پولیس دادو۔

۲۔ مجھے کچھ عرصہ سے قلبی اور اعصابی عوارض کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ خاکسار عطا محمد احمدی بصرہ۔

۳۔ والدم مکرم جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی موجد مفرح عنبری لاہور بعارضہ بخار ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد یعقوب قریشی لاہور۔

۴۔ خاکسار اپنے محکمہ میں عرصہ آٹھ سال سے بلا ترقی کام کر رہا ہے۔ اور اب دوسرے سررشتہ میں منتقل ہونے کی کوشش کی جارہی ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبدالجلیل شفیعی حیدرآباد دکن۔

۵۔ میری اہلیہ کی صحت کے لئے درخواست دعا پہلے شائع ہو چکی ہے الحمدللہ کہ مریضہ کو اب افاقہ ہے۔ مگر ہنوز ازالہ مرض نہیں ہوا۔ مرض خناق ہے۔ ہنوز دعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔ بزرگان دین وناظرین اخبار دعاؤں میں مریضہ کو خاص طور پر یاد رکھیں۔ خاکسار محمد عثمان احمدی از لکھنؤ۔

۶۔ عاجز کی اہلیہ بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ صوبے خاں پٹواری سلہریاں۔

۷۔ کچھ عرصہ سے بندہ ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ خاکسار سید حسام الدین احمد از جمشید پور۔

۸۔ میری خالہ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ مڈوائف زنانہ ہسپتال بھیرہ عرصہ سے علیل ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے التجا ہے۔ کہ اُن کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ خاکسار فیض احمد کھوکھر خوشنویس الفضل قادیان۔

اعلان نکاح

۱۔ ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۲ء بشیر احمد صاحب ولد غلام محمد صاحب سکنہ چندر کے گولے کا نکاح اقبال بیگم دختر چوہدری غلام حسین صاحب سکنہ دولت پور تحصیل سیالکوٹ سے مبلغ پانچسو روپیہ مہر پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ ناظر امور عامہ قادیان۔

۲۔ ۲۱۔ مارچ ۱۹۳۲ء احمد حیات خاں ولد ڈاکٹر یعقوب خاں صاحب مرحوم ساکن جہلم کا نکاح زبیدہ بیگم بنت میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم ساکن جہلم بوکالت مستری احمد دین صاحب بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار عبدالمجید از جہلم۔

۳۔ میری لڑکی غلام فاطمہ کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ وزیور قریباً دو سو تیس روپیہ ہمراہ خوشی محمد عرف مشتاق احمد ولد غلام غوث ساکن گگ سلطان ضلع ہوشیارپور سے ۲۵۔ مارچ کو ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار صوبے خاں پٹواری سلہریاں۔

ولادت

۱۔ ۲۲۔ مارچ میرے گھر لڑکی تولد ہوئی۔ جس کا نام رقیہ بیگم رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مولودہ کو نیک اور خادم دین بنا کر عمر دراز عطا فرمائے۔ خاکسار محمد اسحاق سیکنڈ ماسٹر خانپور ریاست بہاولپور۔

۲۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں نرینہ اولاد عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بچہ کا نام عبدالمجید تجویز فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر اور سعادتِ دارین کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالرحیم پراچہ کلکتہ۔

دعائے مغفرت

۱۔ ملک عنایت اللہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کنجاہ ۹۔ مارچ ۱۹۳۲ء کو فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم بہت پرانے مخلص احمدی تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مختلف رنگوں میں خدمت کرتے رہے ہیں۔ وصیت کی ہوئی تھی۔ کنجاہ میں امانتاً دفن ہوئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبدالغنی سکرٹری جماعت احمدیہ کنجاہ۔

۲۔ میری اہلیہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سلطان علی۔ بھیرو چیچی۔

۳۔ خاکسار کی اہلیہ اپنے بچہ کی وفات کے صدمہ سے دو ماہ لاہور میں بیمار رہ کر ۱۸۔ اور ۱۹۔ مارچ کی درمیانی شب اپنے حقیقی مولا سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد محسن پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لائلپور۔

۴۔ میرے نانا جان احمد خاں صاحب جو نہایت مخلص احمدی تھے ۲۸۔ مارچ ۱۹۳۲ء وفات پاگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار علی محمد۔ کوٹ قیصرانی۔

کمپالہ میں غیر احمدیوں کی قساوت قلبی

۱۹۔ فروری ۱۹۳۲ء جمعہ کی رات کو ڈاکٹر لال دین احمد صاحب مقیم کمپالہ۔ افریقہ کا چھوٹا بچہ فوت ہوگیا۔ گورنمنٹ نے تمام مسلمانوں کو ایک قطعہ زمین قبرستان کے لئے دیا ہوا ہے۔ جس کے تین حصے باہمی رضامندی سے کئے ہوئے ہیں اور فرقہ اسماعیلیہ۔ اثنا عشری اور دوسرے مسلمان ایک ایک حصہ پر قابض ہیں۔ جمعہ کی صبح کو ہم نے مسٹر عصمت اللہ سکرٹری سنی مسلم کمیٹی کو اطلاع دی۔ کہ بچہ فوت ہوگیا ہے۔ قبر کے لئے انتظام کریں۔ اور اگر کوئی روک ہو۔ تو ابھی سے اطلاع دیں۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ کہ میں پریزیڈنٹ اور چند دوسرے آدمیوں سے مشورہ کر کے بتلاؤنگا۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد سکرٹری صاحب ہمارے پاس آئے۔ اور موٹر کار میں ہمارے ساتھ قبرستان گئے۔ وہاں قبر کے نشان لگا کر مزدوروں کو کھودنے پر لگا دیا جس کے بعد سکرٹری صاحب بھی ہمارے ساتھ ہی واپس آگئے۔ کچھ دیر کے بعد جبکہ ابھی سکرٹری صاحب ڈاکٹر صاحب کے مکان پر ہی تھے۔ کہ مسٹر سی ایم امام دین۔ مسٹر سلطان۔ مسٹر غلام نبی وہاں آئے اور سکرٹری صاحب کو مکان سے باہر بلایا۔ چند منٹ سرگوشیاں کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کو باہر بلا کر کہا کہ ہماری جماعت اپنے قبرستان میں آپ کے بچہ کو دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ مجھے اس جگہ مسلمانوں کی اس ذہنیت پر رونا آتا ہے کہ ایک وہ دن تھا۔ اگر کوئی مسلمان معمولی سپاہی بھی کسی غیر سے کوئی وعدہ کر بیٹھتا تو سپہ سالار تک اس کے پورا کرنے کو تیار ہو جاتے۔ لیکن آج ان مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ ان کا مقرر کردہ سیکرٹری اپنے پریزیڈنٹ کے مشورہ سے قبر کھودنے کا انتظام کرتا ہے۔ اور نصف تک قبر کھودی جاتی ہے۔ تو ایک قسمی انقلاب انسان اس فیصلہ کو الٹ دیتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ان لوگوں میں کوئی ایسا نہیں کھڑا ہوتا۔ جو اس بیہودہ کارروائی کے خلاف آواز بلند کرے۔

آخر معاملہ ڈپٹی کمشنر کے پاس گیا جس نے سکرٹری صاحب کو بلایا۔ سکرٹری صاحب نے کہا۔ قبرستان سارے مسلمانوں کے لئے ہے۔ لیکن میری جماعت کہتی ہے کہ احمدی پہلے اپنے آپ کو مسلمانوں کا فرقہ ثابت کریں۔ پھر ان کا حق تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے موقعہ کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں گورنمنٹ کی زمین میں جو کہ اس قبرستان سے ملحق ہے۔ دفن کرنے کی اجازت دی۔ اور کہا۔ کہ بعد میں اپنے حقوق کا فیصلہ کر کے مستقل انتظام کر لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ اپریل ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

فرقہ وارانہ تصفیہ میں ہندوؤں کی طرف سے روکاوٹیں

اقلیتوں کو ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دینے کا مطالبہ

ہندو ایک طرف تو اپنی طاقت اور اکثریت کے گھمنڈ میں مسلمانوں سے یہ کہکر کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے اور ان کے حقوق کے تحفظ کا یقین دلانے سے انکار کر رہے ہیں۔ کہ

"ہندو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا وعدہ کیسے کر سکتے ہیں۔ ہندوؤں کے پاس ہے ہی کیا جو وہ مسلمانوں کو دیں۔ انکے اپنے حقوق کہاں محفوظ ہیں اور جب مسلمانوں نے اپنے حقوق کو محفوظ کرنے کا سوال اٹھایا۔ تو اس وقت انہیں بتلا دیا گیا تھا۔ کہ پہلے سارے ہندوستانیوں کے حقوق حاصل تو کر لو۔ پھر ان کی تقسیم بھی کر لینا۔ جو چیز موجود ہی نہیں۔ اس کی تقسیم پر بضد ہو جانا کہاں کا انصاف ہے۔ اور کدھر کی دانشمندی ہے" (ملاپ - ۲۴ - مارچ)

لیکن دوسری طرف جب حکومت ہندو مسلمانوں میں تصفیہ کرنے کا ارادہ ظاہر کرتی ہے۔ تو یہ کہکر اس کے راستہ میں روکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ

"جب ہندوستان میں مختلف گروہ ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کر رہے ہوں۔ اور اطمینان بخش نتیجوں پر پہونچ رہے ہوں۔ تو ایسی حالت میں تو یہ اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ اپنے آپ کو اس الجھن میں نہ پھنسائے۔ اور بجائے فرقہ وارانہ حقوق کا تحفظ کرنے کے متعلق اعلان کرنے کے یہ اعلان کر دے۔ کہ ہندوستانی خود ایک دوسرے کے ساتھ کسی سمجھوتہ پر پہونچ جائیں۔ وہ ان کے گھریلو جھگڑوں میں دست اندازی کرنے پر تیار نہیں۔ اگر ایسا اعلان ہو جائے۔ تو آج جو روکاوٹ باہمی سمجھوتہ میں نظر آتی ہے۔ یہ ایک لمحہ میں دور ہو جائے" (ملاپ ۲۵ - مارچ)

اب سوال یہ ہے۔ اگر ہندو اس لئے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا وعدہ نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے پاس کچھ ہے ہی نہیں۔ اور ان کے اپنے حقوق محفوظ نہیں۔ اسی لئے ہندو مسلمانوں کی طرف سے بار بار سمجھوتہ کی کوشش ہونے پر انہیں یہ گھڑا گھڑایا جواب دے دیتے ہیں۔ کہ پہلے سارے ہندوستانیوں کے حقوق کو حاصل تو کر لو۔ پھر ان کی تقسیم بھی کر لینا۔ تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ چونکہ ہندوستان میں مختلف گروہ ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ اور اطمینان بخش نتیجہ پر پہونچ رہے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ اپنے آپ کو اس الجھن میں نہ پھنسائے۔

ہندو سمجھوتہ کے لئے تیار نہیں

حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندو قطعاً مسلمانوں کے ساتھ کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کے لئے نہ تو تیار ہیں۔ اور نہ کسی اطمینان بخش نتیجہ پر پہونچنے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ ہندو شروع سے ہی یہ چال چل رہے ہیں۔ کہ محض الفاظ کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنی خیر خواہی اور ہمدردی کا یقین دلائیں اور اس طرح کسی ایسے تصفیہ کی طرف جس کی رو سے ان پر کوئی پابندی عائد ہو سکے۔ آنے ہی نہ دیں۔ چنانچہ اسی غرض سے گاندھی جی اور دوسرے ہندو لیڈروں نے یہاں تک کہدیا تھا۔ کہ ہم سفید کاغذ پر دستخط کر کے دینے کے لئے تیار ہیں۔ مسلمان اس پر جو حقوق و مطالبات چاہیں۔ درج کر لیں۔ لیکن جب بھی عملی طور پر کچھ کرنے کے لئے کہا گیا۔ اس وقت سفید کاغذ پر دستخط کرنے کی نوبت کا آنا تو رہا درکنار۔ خود گاندھی جی نے ہی سمجھوتہ کی ہر تجویز کو بے بنیاد بہانوں اور طرح طرح کے عذرات خام کے ذریعہ مسترد کر دیا۔ اور باوجود حکومت کی طرف سے متعدد بار اس سمجھوتہ کی اہمیت اور ضرورت پر زور دینے کے اسے انجام پذیر نہ ہونے دیا۔

سمجھوتہ کے متعلق حکومت کی طرف سے اقرار

وزیر اعظم نے تمام ہندوستانی مندوبین کو مخاطب کرتے ہوئے اور خاص کر گاندھی جی کا نام لے کر کہا تھا۔ کہ:-

"فرقہ وار مسئلہ کا آپ کی طرف سے متفقہ فیصلہ ہونا ضروری ہے حکومت کی طرف سے اس کا فیصلہ اور نفاذ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اس نے کوئی فیصلہ کیا۔ تو اس کے خلاف ہمارے دوست مہاتما گاندھی غالباً فوراً ستیہ گرہ کا کوئی طریق اختیار کریں گے۔ پس میں کہتا ہوں۔ کہ یہ تصفیہ حکومت کی طرف سے نافذ نہ ہو۔ بلکہ آپ کی دلی تائید اور آپ کے متفقہ فیصلہ کا نتیجہ ہو۔ فرقہ وار مسئلہ واقعات کا حقیقی مسئلہ ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ اس مسئلہ کا ہندوستان میں وجود ہے۔ یا نہیں۔ میں اس سوال کا جواب خود نہیں دیتا۔ میں آپ ہی پر چھوڑتا ہوں۔ آپ دیانتداری سے اس سوال کا جواب اپنے لئے آپ ہی دیں۔ پس اگر فرقہ وارانہ مسئلہ فی الواقعہ موجود ہے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں یا یہاں اس کا تصفیہ کس طرح ہو سکتا ہے"

وزیر اعظم نے نہ صرف اس تقریر میں جس کا اقتباس اوپر دیا گیا ہے۔ بلکہ اپنی اور بھی کئی ایک تقریروں میں اس بات پر بہت زور دیا۔ کہ ہندو مسلمانوں کو فرقہ وار مسئلہ کا خود فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اور حکومت کو اس میں مداخلت کرنے کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔

فرقہ وار سمجھوتہ میں ناکامی کا اعتراف گاندھی جی کی طرف سے

آخر گاندھی جی کی صدارت میں ایک کمیٹی بھی بنا لی گئی۔ جس کے سپرد یہ کام کیا گیا۔ کہ فرقہ وارانہ سوال کا حل تجویز کرے۔ لیکن وہ بھی تصفیہ کی کوئی صورت پیش نہ کر سکی۔ اور خود گاندھی جی کو گول میز کانفرنس کے عام اجلاس میں "گہری ندامت کے ساتھ" یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ

"ہم مختلف طبقوں کے نمائندوں کے ساتھ غیر سرکاری طور پر گفت و شنید کے ذریعہ فرقہ وارانہ مسئلہ کا متفقہ حل تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں"

گاندھی جی نے یہ اعلان کر کے صاف اور واضح طور پر تسلیم کر لیا۔ کہ وہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ کرنے میں کلیتہً ناکام ہو چکے ہیں۔

گاندھی جی ہندوستان میں آکر سمجھوتہ کرنا بھول گئے

اس کے بعد حکومت برطانیہ پر یہ ذمہ واری عائد ہو چکی تھی۔ کہ وہ اس سوال کا خود فیصلہ کر دے۔ لیکن اس نے پھر بھی دخل دینے سے اجتناب کیا۔ اور وزیر اعظم نے مندوبین سے توقع ظاہر کی۔ کہ وہ ہندوستان پہونچ کر خود ہی حل سوچنے کی کوشش کریں گے اور ساتھ ہی بتا دیا۔ کہ

"جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ ہندوستان کے لئے دستور اساسی تیار کرنے میں بے حد مشکلات حائل رہیں گی۔ اس لئے نہیں کہ موجودہ حالات کے اندر ملک معظم کی حکومت دستور اساسی مرتب کرے بلکہ ایسی صورت میں بھی۔ کہ میں آپ کو حکومت کی طرف سے کہوں۔ کہ اپنا دستور اساسی آپ خود تیار کریں"

لیکن گاندھی جی اور دوسرے تمام ہندو لیڈروں پر ان باتوں کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ انہوں نے ہندوستان پہنچکر اس اہم سوال کو کچھ بھی وقعت نہ دی۔ اور برزور حکومت سے اپنے مطالبات منوانے کی جدوجہد شروع کر دی۔

وائسرائے کی طرف سے سمجھوتہ کی کوشش

اس کے بعد جب دستوری کمیٹیوں نے ہندوستان میں کام شروع کیا۔ تو پھر وائسرائے ہند نے سب سے پہلی کوشش یہی کی کہ فرقہ وارانہ سوال کو حل کرنے کا موقعہ ہندوستانی نمائندوں کو دیا گیا مگر اس میں بھی کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اور ہندو مسلمان ممبروں نے متفقہ طور پر نہ صرف یہ کہدیا۔ کہ وُہ اس سوال کے حل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ بلکہ یہ بھی درخواست کی۔ کہ حکومتِ برطانیہ خود اس کا فیصلہ کرے۔ اور ان کی یہ درخواست وائسرائے ہند وزیر اعظم کو پہنچا دیں

پنجاب کونسل اور فرقہ وارانہ سمجھوتہ

اسی سلسلہ میں پنجاب کونسل نے بھی ایک کمیٹی فرقہ وارانہ تنازعات کے حل کرنے کے لئے مقرر کی تھی۔ اس کی نسبت بھی ریونیو ممبر نے ۲۹-مارچ کو اعلان کر دیا۔ کہ "مصالحتی کمیٹی کی تمام کوششیں ناکام رہی ہیں۔ اور کوئی ایسا حل نہیں نکل سکا۔ جو تمام فرقوں کے لئے قابل قبول ہو"

حکومت کا فرض

ان تمام واقعات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے فرقہ وارانہ مسائل کے حل اور ان کے تصفیہ کے لئے فریقین کو پورا پورا موقعہ دیا۔ اور بار بار کہا۔ کہ جب تک اس سمجھوتہ کے متعلق یہ قطعی فیصلہ نہ ہو جائے۔ کہ اہل ہند اس میں کلی طور پر ناکام رہ چکے ہیں اس وقت تک حکومت اپنی تجاویز پیش نہیں کریگی۔ لیکن اب جبکہ سمجھوتہ کرنے میں ناکامی پوری طرح ظاہر ہو چکی ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں رہ گیا۔ تو پھر صرف یہی صورت باقی ہے۔ کہ حکومت اپنی تجاویز پیش کرے۔ اور جبکہ وائسرائے ہند کی طرف سے سمجھوتہ کرنے کا آخری موقعہ ملنے پر بھی کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔ بلکہ ہندو مسلمان ممبروں نے خود درخواست کی ہے۔ کہ حکومت فیصلہ کا اعلان کرے۔ تو حکومت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اب اس بارے میں قطعاً توقف نہ کرے۔

کہاں سمجھوتہ ہو رہا ہے۔

ان حالات میں معلوم نہیں "ملاپ" اور دُوسرے ہندو اخبارات کس بنا پر یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہندوستان میں مختلف گروہ ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کر رہے ہیں۔ اور اطمینان بخش نتیجوں پر پہونچ رہے ہیں کہاں ہیں ایسے مختلف گروہ۔ اور کہاں ہیں ان کے اطمینان بخش نتائج۔ یہ سراسر دھوکا اور حکومت کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش ہے جس کی غرض یہ ہے۔ کہ نہ تو حکومت خود کوئی تصفیہ کرے۔ اور نہ ہندو اقلیتوں کو کسی قسم کا اطمینان دلائیں۔ حتیٰ کہ اقلیتیں مجبور ہو کر اکثریت کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ اور اکثریت انہیں ہندوستانیوں کے حقوق حاصل کرنے کے نام سے اپنا آلۂ کار بنا کر بہ کچھ اپنے قبضہ میں کر لے اور سیاہ و سفید کی مالک بن جائے۔ "ملاپ" نے اسی غرض و غایت کو مدنظر رکھتے ہُوئے حکومت سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ

"بجائے فرقہ وارانہ حقوق کا تحفظ کرنے کے متعلق اعلان کرنے کے یہ اعلان کر دے۔ کہ ہندوستانی خود ایک دوسرے کے ساتھ کسی سمجھوتہ پر پہونچ جائیں۔ وُہ ان کے گھریلو جھگڑوں میں دست اندازی کرنے پر تیار نہیں۔ اگر ایسا اعلان ہو جائے۔ تو آج جو روکاوٹ باہمی سمجھوتہ میں نظر آتی ہے۔ یہ ایک لمحہ میں دُور ہو جائے"

مطلب یہ ہے۔ کہ حکومت اقلیتوں کو ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ کر خود علیحدہ ہو جائے۔ اور اعلان کر دے۔ کہ جو کچھ ہندو کہتے ہیں۔ اسے بلاچون وچرا مان لو۔ اور ہم سے کسی انصاف کی توقع نہ رکھو۔

فتورِ نیت کا ثبوت

یہ مطالبہ حکومت برطانیہ کے لئے قابل قبول ہے۔ یا نہیں۔ اس کا فیصلہ وُہ خود کر سکتی ہے۔ ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ جو لوگ حکومت برطانیہ کے بار بار زور دینے اور خود علیحدہ رہنے کے باوجود اقلیتوں سے سمجھوتہ کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ ان کی طرف سے یہ مطالبہ کہ گورنمنٹ اقلیتوں کو ان کے سپرد کر کے کہدے کہ وُہ ان کے گھریلو جھگڑوں میں دست اندازی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ان کی نیت و ارادہ میں کتنا فتور ہے۔ اور جبکہ وُہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ "اگر ایسا اعلان ہو جائے۔ تو آج جو روکاوٹ باہمی سمجھوتہ میں نظر آتی ہے۔ یہ ایک لمحہ میں دُور ہو جائے"۔ تو اقلیتوں کو یہ بتا رہے ہیں۔ کہ اگر حکومت کی دست اندازی کا انہیں خطرہ نہ ہو۔ تو وُہ ایک لمحہ میں بتا دیں۔ کہ اقلیتیں کس طرح ان کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے سے انکار کر سکتی ہیں۔ یہ ہے باہمی سمجھوتہ کا وُہ طریق جو ہندوؤں کی طرف سے پیش کیا جا رہا۔ اور جس کی بنا پر حکومت سے کہا جا رہا ہے۔ کہ وُہ فرقہ وارانہ حقوق کے تحفظ کا اعلان کرنے کی بجائے اس معاملہ کو ہندوؤں کے سپرد کر دے۔

حکومت کشمیر اور ریاستی قیدیوں کے اخراجات

ہندوؤں میں سب سے بڑا عیب یہ پایا جاتا ہے۔ کہ وُہ جس پیمانہ سے ناپ کر دُوسروں کو دیتے ہیں۔ اسی کے مطابق خود لینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بلکہ جب ان کی اپنی باری آتی ہے۔ تو اور ڈھنگ اختیار کر لیتے ہیں۔

پنجاب کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سرہنری کریک نے کہا۔

"قواعد کے ماتحت ہمیں حق حاصل ہے۔ کہ خاص حالات۔ اور خاص شرائط کے ماتحت کشمیر کے قیدیوں کو پنجاب کے جیلوں میں رکھ سکیں۔ اس ضمن میں بھی حکومت نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور وُہ شرائط مناسب طور پر پوری کر لی ہیں۔ رہا ان قیدیوں کے خرچ کا سوال۔ جو ریاست کشمیر سے آئے ہیں۔ ان کا خرچ ریاست کشمیر ادا کرے گی۔ چنانچہ دو لاکھ روپیہ کابل کشمیر گورنمنٹ کی ان اخراجات کے سلسلہ میں بھیج دیا گیا ہے"

اس کے متعلق "ملاپ" (۳۱-مارچ) باوجود یہ خیال کرنے کے کہ "ممکن ہے۔ کشمیر گورنمنٹ نے یہ دو لاکھ روپیہ دینا منظور کر لیا ہو" اس کے خلاف پروٹسٹ "کرنا اپنا "حق" قرار دیتا ہُوا لکھتا ہے:-

"یہ خرچ ریاست کشمیر سے وصول نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کا سیدھا اور منصفانہ طریقہ یہ ہے۔ کہ یہ دو لاکھ روپیہ ان شہروں قصبوں اور دیہات کے مسلمانوں سے وصول کیا جائے۔ جنہوں نے کشمیر تحریک میں حصہ لیا"

ہم اس تجویز کو دیانت دارانہ اور منصفانہ سمجھنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر "ملاپ" حکومتِ ہند سے یہ بھی مطالبہ کرے۔ کہ کانگرسی تحریک کے ماتحت جو لوگ قید بھگت رہے ہیں۔ ان کے اخراجات ان لوگوں سے وصول کئے جائیں۔ جنہوں نے کانگرسی تحریک میں حصہ لیا۔ اور جو اس کے حامی ہیں۔

"ملاپ" سے مطالبہ

"ملاپ" نے اس بات پر "بہت حیرانی" کا اظہار کیا ہے کہ "پنجاب کونسل کے کسی مسلمان ممبر نے سرہنری کریک کے اس جواب پر اعتراض نہیں اٹھایا۔ اور کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ یہی مسلمان اصحاب ہیں۔ جو کشمیر کی بھلائی کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔ لیکن کشمیر پر مزید مالی بوجھ پڑتے دیکھ کر بالکل خاموش ہیں۔ اور ممکن نہیں۔ کہ کسی مسلمان اخبار کو بھی اس کے خلاف آواز اٹھانے کی توفیق حاصل ہو"

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر حکومت کشمیر کے لئے سیاسی قیدیوں کے اخراجات ڈالنا ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ اور مسلمان اصحاب کا اس پر اعتراض کرنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ قیدی مسلمان ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حکومتِ ہند پر ہزارہا کانگرسی قیدیوں کا بوجھ پڑ رہا ہے۔ اسے نہ صرف جائز قرار دیا جائے۔ بلکہ اے۔ بی کلاسوں کا مطالبہ کر کے اس میں اضافہ کیا جائے۔ پھر کیا ایسا کرنے والے وُہی لوگ نہیں۔ جو ہندوستان کی بھلائی کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہیں۔

کیا "ملاپ" نے جو کچھ کشمیر اور مسلمان قیدیوں کے متعلق لکھا ہے۔ وہی حکومت ہند اور کانگرسی قیدیوں کے متعلق لکھنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اور مسلمان اخبارات سے کشمیر کے مالی بوجھ کے خلاف آواز اٹھانے کی توقع رکھنے سے قبل کیا وُہ اپنے متعلق یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ وُہ ریاست کشمیر اور حکومت ہند دونوں کے متعلق ایک ہی اصل پر کاربند ہے۔

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شاندار علم کلام

(۲)

حکم عدل کی بعثت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مذہب کے متعلق حکم و عدل کی حیثیت سے مبعوث ہوئے۔ اس لئے آپ نے مذاہب کی کشمکش کو دیکھتے ہوئے۔ اور اس امر کو محسوس کرتے ہوئے۔ کہ جب ہر مذہب والا اپنے ہی مذہب کو سچا اور دوسرے مذہب کو جھوٹا قرار دے رہا ہے۔ اور ایک طالب حق کے لئے صحیح رائے قائم کرنا سخت مشکل ہو رہا ہے۔ ایک ایسا دلکش طریق فیصلہ پیش فرمایا۔ جو آپ کے بے نظیر علم کلام کا زبردست ثبوت ہے:

مذہب کی سچائی معلوم کرنے کا معیار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ یوں تو ہر مذہب والا اپنی سچائی کا دعویدار ہے مگر سچا وہ ہے جس میں سچائی کے نشانات ہوں۔ اور جس مذہب میں تین امور کے متعلق نہایت جامع اور مکمل تعلیم پیش کی گئی ہو۔ یعنی اُس میں خدا کی نسبت ایسی تعلیم دی گئی ہو۔ جو اس کی شان اور عظمت و جبروت کے منافی نہ ہو۔ دوم انسانی نفس کے متعلق ایسی تفصیلی ہدایات موجود ہوں۔ جو انسان کے ہر شعبۂ زندگی کے لئے ضروری ہوں۔ سوم اس مذہب کا خدا فرضی نہ ہو بلکہ ایسا ہو جو اپنے وجود کا ثبوت دے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں

"سنو اور کان کھولکر سنو۔ کہ تبدیل مذہب کے لئے تمام جزئیات کی تفتیش کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ سچائی کی تلاش کرنے والے کے لئے مذاہب موجودہ کا باہم مقابلہ کرنے کے وقت اور پھر ان میں سے سچا مذہب شناخت کرنے کے لئے صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے اول یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان ہے۔ کیونکہ اگر کوئی مذہب خدا کو واحد لاشریک قرار نہیں دیتا۔ اور آسمان کے اجرام یا زمین کے عناصر یا کسی انسان یا اور چیزوں کو خدا جانتا ہے۔ یا خدا کے برابر ٹھہراتا ہے۔ اور ایسی پرستشوں سے منع نہیں کرتا۔ یا خدا کی قدرت کو ناقص خیال کرتا ہے۔ اور جہاں تک امکان قدرت ہے۔ وہاں تک قدرت کے سلسلہ کو نہیں پہنچاتا۔ یا اس کے علم کو ناتمام جانتا ہے۔ یا اس کی قدیم عظمت کے برخلاف کوئی تعلیم دیتا ہے۔ یا سزا اور رحمت کے قانون میں افراط یا تفریط کی راہ لیتا ہے۔ یا اس کی رحمت عامہ جیسا کہ جسمانی طور پر محیط عالم ہے۔ اس کے برخلاف کسی خاص قوم سے خدا کا خاص تعلق اور روحانی نعمت کے وسائل کو مخصوص رکھتا ہے یا الوہیت کے خواص میں سے کسی خاصہ کے برخلاف بیان کرتا ہے۔ تو وہ مذہب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔

دوسرے طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس مذہب میں جسکو وہ پسند کرے۔ اس کے نفس کے بارے میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن کے بارے میں کیا تعلیم ہے۔ کیا کوئی ایسی تعلیم تو نہیں۔ کہ انسانی حقوق کے باہمی رشتہ کو توڑتی ہو۔ یا انسان کو دیوثی کیطرف کھینچتی ہو۔ یا دیوثی امور کو مستلزم ہو۔ اور فطرتی حیا اور شرم کی مخالف ہو۔ اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہو۔ کہ جو خدا کے عام قانون قدرت کے مخالف پڑتی ہو۔ اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہو جس کی پابندی غیر ممکن یا منتج خطرات ہو۔ اور نہ کوئی ضروری تعلیم جو مفاسد کے روکنے کے لئے اہم ہے۔ ترک کی گئی ہو۔ اور نیز یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا وہ تعلیم ایسے احکام سکھلاتی ہے۔ یا نہیں۔ کہ جو خدا کو عظیم الشان محسن قرار دیکر بندہ کا رشتۂ محبت اس سے محکم کرتے ہوں۔ اور تاریکی سے نور کی طرف لے جاتے ہوں۔ اور غفلت سے حضور اور یادداشت کی طرف کھینچتے ہوں

تیسرے طالب حق کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مذہب کو پسند کرے۔ جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو۔ جو محض قصوں اور کہانیوں کے سہارے سے مانا گیا ہو۔ اور ایسا نہ ہو۔ کہ صرف ایک مردہ سے مشابہت رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر ایک مذہب کا خدا ایک مردہ سے مشابہ ہے۔ جس کا قبول کرنا محض اپنی خوش عقیدگی کی وجہ سے ہے۔ نہ اس وجہ سے کہ اُس نے اپنے تئیں آپ ظاہر کیا ہے۔ تو ایسے خدا کو ماننا گویا اس پر احسان کرنا ہے اور جس خدا کی طاقتیں کچھ محسوس نہ ہوں۔ اور اپنے زندہ ہونے کے علامات وہ آپ ظاہر نہ کرے۔ اس پر ایمان لانا بے فائدہ ہے اور ایسا خدا انسان کو پاک زندگی بخش نہیں سکتا۔ اور نہ شبہات کی تاریکی سے باہر نکال سکتا ہے۔ اور ایک مردہ پتھر سے ایک زندہ بیل بہتر ہے جس سے کاشتکاری کر سکتے ہیں۔ پس اگر ایک شخص بے ایمانی اور دنیا پرستی پر جھکا ہوا نہ ہو۔ تو وہ زندہ خدا کو ڈھونڈے گا۔ تا اس کا نفس پاک اور روشن ہو جائے۔ اور کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوگا۔ جس میں زندہ خدا اپنا جلوۂ قدرت نہیں دکھلاتا۔ اور اپنے جلال کی بھری ہوئی آواز سے تسلی نہیں بخشتا۔" (نسیم دعوت صہ ۱۰-۱۱)

عیسائیت کا ابطال

مذہب کی سچائی معلوم کرنے کے لئے یہ تین معیار بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طرف تو عیسائیت اور آریہ مت کا کلیۃً ابطال فرما دیا۔ اور دوسری طرف اسلام کی صداقت وحقانیت واضح فرما دی۔ آپ نے فرمایا۔ عیسائیت میں خدا کے متعلق جو کچھ تعلیم دی گئی ہے۔ وہ بے حد ناقص اور خطرناک مضرات کی حامل ہے کہ عیسائی یسوع مسیح کو ابن اللہ مانتے ہیں۔ اور خدائی صفات سے متصف قرار دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کا مذہب خدا کے متعلق وحدانیت کا قائل نہیں۔ نہ اس کی عظمت و جبروت کا پاس رکھتا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

"عیسائی مذہب توحید سے تہیدست اور محروم ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے سچے خدا سے منہ پھیر کر ایک نیا خدا اپنے لئے بنایا ہے جو ایک اسرائیلی عورت کا بیٹا ہے۔ مگر کیا یہ نیا خدا ان کا قادر ہے جیسا کہ اصل خدا قادر ہے۔ اس بات کے فیصلہ کرنے کے لئے خود اس کی سرگزشت گواہ ہے۔ کیونکہ اگر وہ قادر ہوتا۔ تو یہودیوں کے ہاتھ سے ماریں نہ کھاتا۔ رومی سلطنت کی حوالات میں نہ دیا جاتا۔ اور صلیب پر کھینچا نہ جاتا۔ اور جب یہودیوں نے کہا تھا۔ کہ صلیب پر سے خود بخود اتر آ ہم ابھی ایمان لے آئینگے۔ اس وقت اتر آتا۔ لیکن اس نے کسی موقعہ پر اپنی قدرت نہیں دکھلائی رہے اس کے معجزات سو واضح ہو۔ کہ اس کے معجزات دوسرے اکثر نبیوں سے بہت کم ہیں" (نسیم دعوت صہ ۱۵)

یسوع مسیح ایک عاجز انسان تھا

نیز فرمایا:-

"ان تمام باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ وہ ہرگز کسی بات پر قادر نہیں تھا۔ صرف ایک عاجز انسان تھا۔ اور انسانی ضعف اور لاعلمی اپنے اندر رکھتا تھا۔ اور انجیل سے ظاہر ہے۔ کہ اس کو غیب کا علم ہرگز نہیں تھا کیونکہ وہ ایک انجیر کے درخت کی طرف پھل کھانے گیا۔ اور اس کو معلوم نہ ہوا۔ کہ اس پر کوئی پھل نہیں ہے۔ اور وہ خود اقرار کرتا ہے۔ کہ قیامت کی خبر مجھے معلوم نہیں۔ پس اگر وہ خدا ہوتا۔ تو ضرور قیامت کا علم اس کو ہونا چاہیئے تھا۔ اسی طرح کوئی صفت الوہیت اس میں موجود نہیں تھی۔ اور کوئی ایسی بات اس میں نہیں تھی۔ کہ دوسروں میں نہ پائی جائے عیسائیوں کا اقرار ہے۔ کہ وہ مر بھی گیا۔ پس کیسا بدقسمت وہ فرقہ ہے جس کا خدا مر جائے۔ یہ کہنا کہ پھر وہ زندہ ہو گیا۔ کوئی تسلی کی بات نہیں جس نے مر کر ثابت کر دیا۔ کہ وہ مر بھی سکتا ہے۔ اس کی زندگی کا کیا اعتبار" (نسیم دعوت صہ ۱۶)

آریہ مذہب کی تردید

پھر اسی معیار کے ماتحت آپ نے آریہ مذہب کا ابطال کرتے ہوئے فرمایا:-

"اول علامت خدا شناسی کی توحید ہے۔ یعنی خدا کو اس کی ذات میں اور صفات میں ایک ماننا۔ اور کسی خوبی میں اس کا کوئی شریک قرار نہ دینا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماجی لوگ ذرہ ذرہ کو خدا تعالےٰ کی ازلیت کی صفت میں شریک قرار دیتے ہیں۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ اپنے وجود اور ہستی میں کسی خالق کا محتاج نہیں۔ اسی طرح ان کے نزدیک جیو یعنی روح اور پرمانو یعنے ذرات اجسام بھی اپنے وجود اور ہستی میں

کسی خالق کی طرف محتاج نہیں۔ بلکہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ قدیم اور انادی ہیں اور اپنے اپنے وجود کے آپ ہی خدا ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اس عقیدہ کے رو سے نہ خدا کی توحید باقی رہتی ہے۔ نہ اس کی عظمت میں سے کچھ باقی رہ سکتا ہے۔ بلکہ اس صورت میں اس کی شناخت پر کوئی دلیل بھی قائم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ صانع اپنے مصنوعات سے ہی شناخت ہوتا ہے۔ پس جبکہ روحوں اور جسموں کی تمام قوتیں خود بخود اور قدیم ہیں۔ تو پھر خدا کے وجود پر کونسی دلیل قائم ہوئی۔ اور عقل انسانی نے کیونکر سمجھ لیا۔ کہ وہ موجود ہے۔ یہ کہنا بے جا ہے۔ کہ وہ ان ذرات کو جوڑتا ہے اور روح اور جسم کو تعلق بخشتا ہے۔ اور اسی سے پہچانا جاتا ہے۔ کیونکہ صرف جوڑنے سے کوئی شخص خدا نہیں کہلا سکتا۔ وجہ یہ کہ اگر صرف جوڑنے سے کوئی خدا کہلا سکتا ہے۔ تو اس صورت میں تو تمام نجار اور معمار خدا کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ جوڑنے کا کام تو انہیں بھی آتا ہے۔" (نسیم دعوت ص۱۹)

ویدک ایشور کی حقیقت

نیز فرماتے ہیں:۔

"عقل سلیم اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور کوئی ایسا مخفی امر نہ ہو۔ جس پر اس کا علم محیط نہ ہو۔ لیکن آریہ صاحبان کے عقیدہ سے یہی لازم آتا ہے۔ کہ ان کا پرمیشر ارواح اور ذرات کی مخفی در مخفی قوتوں اور خاصیتوں کا علم نہیں رکھتا۔ کیونکہ ابھی تک اس کو اسی قدر خبر ہے کہ جو کچھ کسی انسان یا حیوان میں گن اور قوت اور خوبی ہے۔ وہ گزشتہ اعمال کی وجہ سے ہے۔ پس اگر اس کو یہ بھی معلوم ہوتا۔ کہ علاوہ جسم دار جانداروں کے خود روحوں میں بھی انواع اقسام کی قوتیں اور گن اور خوبیاں ہیں۔ جو کبھی ان سے جدا نہیں ہوتیں۔ تو وہ ان کے لئے بھی کوئی گزشتہ جنم تجویز کرتا۔ اور ان کو انادی قرار نہ دیتا۔" (نسیم دعوت ص[illegible])

اسلام کا پیش کردہ نظریہ

اس کے مقابل میں تفصیلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی وہ تعلیم جو اللہ تعالیٰ کے متعلق دیتا ہے۔ پیش فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ اسلام اللہ تعالیٰ کی عالمگیر ربوبیت کا قائل ہے۔ اور وہ الحمد للہ رب العالمین کا سبق دیتا ہے۔ "یعنی مت خیال کرو۔ کہ بجز خدا کے کوئی اور بھی رب ہے۔ جو اپنی ربوبیت سے دنیا کی پرورش کر رہا ہے۔ بلکہ وہی ایک خدا ہے۔ جو تمہارا رب ہے۔" ص۲۴

نیز فرمایا۔ "قرآن شریف دنیا میں توحید قائم کرنے آیا ہے۔ اس میں توحید کی تعلیم شمشیر برہنہ کی طرح ہے۔ اس کو اول سے آخر تک پڑھو وہ یہ نہیں سکھلاتا۔ کہ خدا کے بغیر کسی چیز کی پرستش کرو۔ اور اس سے مرادیں مانگو۔ اور اس کی مہما اور استت بیان کرو۔ وہ خدا کی کتابوں کو نہ کسی خاص ملک سے محدود کرتا ہے۔ اور نہ کسی خاص قوم سے۔ وہ بیان کرتا ہے۔ کہ وہ ایک دائرہ کو ختم کرنے آیا ہے۔ جس کے متفرق طور پر تمام دنیا میں نقطے موجود تھے۔ اب وہ ان تمام نقطوں میں خط کھینچ کر ان سب کو ایک دائرہ کی طرح بناتا ہے۔ اور اسی طرح پر تمام قوموں کو ایک قوم بنانا چاہتا ہے لیکن نہ وقت سے پہلے بلکہ ایسے وقت میں جبکہ خود وقت گواہی دیتا ہے۔ کہ اب ضرور یہ تمام قومیں ایک ہو جائیں گی۔" (نسیم دعوت ص۲۶)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ صرف سچے مذہب کی شناخت کا حقیقی اور ناقابل انکار معیار پیش فرمایا۔ بلکہ اسلام کو ان کے رو سے سچا مذہب بھی ثابت کر دیا۔

اصلاح نفس اور انجیلی تعلیمات

دوسرا امر سچے مذہب کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس میں انسانی نفس کی اصلاح کے لئے جامع ہدایات موجود ہوں۔ مگر اسلام کے سوا کسی مذہب میں یہ بات پائی نہیں جاتی۔ چنانچہ عیسائیت کو اس معیار پر پورا نہ اترنے والا ثابت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"خون مسیح اور کفارہ کا ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس نے ان کو نہ صرف تمام مجاہدات اور ریاضات سے فارغ کر دیا ہے۔ بلکہ اکثر دلوں کو گناہ کے ارتکاب پر ایک دلیری بھی پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ جبکہ عیسائی صاحبوں کے ہاتھ میں قطعی طور پر گناہوں کے بخشے جانے کا ایک نسخہ ہے یعنی خون مسیح۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس نسخہ نے کیا کیا نتائج پیدا کئے ہوں گے۔ اور کس قدر نفس امارہ کو گناہ کرنے کے لئے ایک جرأت پر آمادہ کر دیا ہو گا۔ اس نسخہ نے جس قدر یورپ اور امریکہ کی عملی پاکیزگی کو نقصان پہنچایا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس کے بیان کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ بالخصوص جب سے اس نسخہ کی دوسری جزو شراب بھی اس کے ساتھ ملحق ہو گئی ہے۔ تب سے یہ نسخہ ایک خطرناک اور بھڑکنے والا مادہ بن گیا ہے اس کی تائید میں یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ ہر ایک سچے عیسائی کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ بھی شراب پیوے اور اپنے مرشد کی پیروی کرے۔ غرض اس نسخہ کے استعمال سے ان ملکوں کی عملی پاکیزگی پر جو زلزلہ آیا ہے۔ اس کے ذکر کرنے سے بھی بدن کانپتا ہے" (نسیم دعوت ص۶۵)

انجیل کی تعلیم مکمل نہیں

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی سخت غلطی ہے۔ کہ انجیل کی تعلیم کو کامل کہا جائے۔ وہ انسانی فطرت کے درخت کی پورے طور پر آبپاشی نہیں کر سکتی۔ اور صرف ایک شاخ کو غیر موزوں طور پر لمبی کرتی ہے۔ اور باقی کو کاٹتی ہے۔ اور جن جن قوتوں کے ساتھ انسان اس مسافر خانہ میں آیا ہے۔ انجیل ان سب قوتوں کی مربی نہیں ہے۔ انسان کی فطرت پر نظر کر کے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو مختلف قویٰ اس غرض سے دیئے گئے ہیں۔ کہ تا مختلف وقتوں میں حسب تقاضا محل اور موقعہ کے ان قویٰ کو استعمال کرے۔ مثلاً انسان میں منجملہ اور خلقوں کے ایک خلق بکری کی فطرت سے مشابہ ہے اور دوسرا خلق شیر کی صفت سے مشابہت رکھتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ انسان سے یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ بکری بننے کے محل میں بکری بن جائے اور شیر بننے کے محل میں وہ شیر بن جائے۔ اور خدا تعالیٰ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ وہ ہر وقت اور ہر محل میں بکری ہی بنا رہے۔ اور نہ یہ کہ وہ ہر جگہ شیر ہی بنا رہے۔ × × × × × × × × اگر انسان میں خدا نے ایک قوت حلم اور نرمی اور درگزر اور صبر کی رکھی ہے۔ تو اسی خدا نے اس میں ایک قوت غضب اور خواہش انتقام کی بھی رکھی ہے پس کیا مناسب ہے۔ کہ ایک خداداد قوت کو تو حد سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ اور دوسری قوت کو اپنی فطرت میں سے بکلی کاٹ کر پھینک دیا جائے اس سے تو خدا پر اعتراض آتا ہے۔ کہ گویا اس نے بعض قوتیں انسان کو ایسی دی ہیں۔ جو استعمال کے لائق نہیں۔ کیونکہ یہ مختلف قوتیں اسی نے تو انسان میں پیدا کیں۔ پس یاد رہے۔ کہ انسان میں کوئی بھی قوت بری نہیں ہے۔ بلکہ ان کی بد استعمالی بری ہے۔ سو انجیل کی تعلیم نہایت ناقص ہے جس میں ایک ہی پہلو پر زور ڈال دیا گیا ہے۔" (نسیم دعوت ص۶۹)

آریوں کا مسئلہ نیوگ

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آریہ مذہب کے متعلق بھی ثابت کیا ہے۔ کہ اس میں اصلاح نفس کا قطعاً خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس میں ایسی تعلیمات پائی جاتی ہیں جو تقویٰ سے تضاد رکھتی ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اب ہم آریہ مذہب میں کلام کرتے ہیں۔ کہ اس میں انسانی پاکیزگی اور انسانی نیک چلنی کے لئے کیا تعلیم ہے۔ پس واضح ہو۔ کہ آریہ سماج کے اصولوں میں سے نہایت قبیح اور قابل شرم نیوگ کا مسئلہ ہے۔ جس کو پنڈت دیانند صاحب نے بڑی جرأت کے ساتھ اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں درج کیا ہے۔ اور وید کی قابل فخر تعلیم اس کو ٹھہرایا ہے۔ اور اگر وہ اس مسئلہ کو صرف بیوہ عورتوں تک محدود رکھتے تب بھی ہمیں کچھ غرض نہیں تھی۔ کہ ہم اس میں کلام کرتے۔ مگر انہوں نے تو اس اصول انسانی فطرت کے دشمن کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور حیا اور شرم کے جامہ سے بالکل علیحدہ ہو کر یہ بھی لکھ دیا۔ کہ ایک عورت جو خاوند زندہ رکھتی ہے اور وہ کسی بدنی عارضہ کی وجہ سے اولاد نرینہ پیدا نہیں کر سکتا۔ مثلاً لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ یا بباعث رقت منی کے اولاد ہی نہیں ہوتی۔ یا وہ شخص گو جماع پر قادر ہے مگر بانجھ عورتوں کی طرح ہے۔ یا کسی اور سبب سے اولاد نرینہ ہونے میں توقف ہو گئی ہے۔ تو ان تمام صورتوں میں اس کو چاہیئے کہ اپنی عورت کو کسی دوسرے سے ہم بستر کرا دے۔ اور اس طرح پر وہ غیر کے نطفہ سے گیارہ بچے حاصل کر سکتا ہے۔ گویا قریباً بیس برس تک اس کی عورت دوسرے سے ہمبستر ہوتی رہے۔ جیسا کہ ہم نے مفصل کتاب کے حوالہ سے یہ تمام ذکر اپنے رسالہ آریہ دھرم میں کر دیا ہے۔ اور حیا مانع ہے۔ کہ ہم اس جگہ وہ تمام تفصیلیں لکھیں۔ غرض اس عمل کا نام نیوگ ہے۔ اب ظاہر ہے۔ کہ یہ اصول انسانی پاکیزگی کی بیخ کنی کرتا ہے۔ اور اولاد پر ناجائز ولادت کا داغ لگاتا ہے۔" ص۷۱

عقیدۂ تناسخ کا نقصان عظیم

پھر فرمایا:۔

"اسی طرح تناسخ کا مسئلہ بھی اگر صحیح فرض کیا جائے تو اسی خرابی کا موجب ہو گا۔ جیسا کہ نیوگ کیونکہ اس صورت میں کروڑہا دفعہ یہ واقعہ

245

پیش آجائیگا۔ کہ ایک شخص ایک ایسی عورت سے نکاح کرے۔ کہ جو در اصل اس کی ماں تھی۔ یا دادی تھی۔ یا لڑکی تھی۔ جو مر چکی تھی۔ اور پھر وہ دوبارہ جنم لے کر دنیا میں آئی۔ پس اگر آواگون کا مسئلہ صحیح تھا تو آنا تو پرمیشر کو کرنا چاہیئے تھا۔ کہ نئی پیدا ہونے والی کو اس بات کا علم دے دیتا۔ کہ وہ فلاں فلاں شخص سے پہلے جنم میں یہ رشتہ رکھتی تھی۔ تا بدکاری تک نوبت نہ آتی" ص۳۵

اسلام میں تقویٰ کی تعلیم

اس کے مقابلہ میں اسلام کے متعلق یہ بیان فرمایا کہ

"یاد رہے۔ کہ بمقابل نیوگ کی ہدایت کے قرآن شریف میں بیویوں کے لئے پردہ کی ہدایت ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن یعنے مومنوں کو کہہ دے۔ مرد ہوں۔ یا عورتیں ہوں۔ کہ اپنی آنکھوں کو غیر عورتوں اور غیر مردوں کی طرف دیکھنے سے روکو۔ اور کانوں کو غیر مردوں کی ناجائز آواز اور غیر کی آواز سننے سے روکو۔ اور اپنے ستر گاہوں کی حفاظت کرو۔ کہ اس طریق سے تم پاک ہو جاؤ گے۔" ص۳۷

مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی ضرورت

سچے مذہب کی شناخت کا ایک معیار یہ ہے۔ کہ وہ ایسا خدا پیش کرے۔ جو زندہ اور اپنا موجود ہونے کا ثبوت دے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس کے خارق عادت نشان دیکھے۔ اور بار بار کے تجربہ سے اس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے۔ یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے۔ جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔

اسلام کی زندگی کا ثبوت

مگر یہ مکالمہ و مخاطبہ کا انعام سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب نہیں دے سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں۔ کہ یہ درجہ معرفت کا نہ کسی عیسائی صاحب کو نصیب ہے۔ اور نہ کسی آریہ صاحب کو اور ان کے ہاتھ میں محض قصے ہیں۔ اور زندہ خدا کی زندہ تجلّی کے نظارہ سے وہ سب بے نصیب ہیں۔ ہمارا زندہ حیّ و قیّوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں۔ تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے۔ تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔ اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے۔ کہ وہ وہی ہے۔ جسکو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے۔ اور جو مردوں کی طرح بیمار ہوں۔ ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے" ص۷۹

حضرت مسیح موعود کا اعلان

اسی امر کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سنو اے سب زمین پر رہنے والو۔ آپ آریہ صاحبان اور عیسائی صاحبان سے پوچھ کر انصافاً کہیں۔ کہ ان کے ہاتھ میں بجز پرانے اور بوسیدہ حقوق کے کچھ اور بھی ہے۔ یہی تو وجہ ہے۔ کہ ایک فرقہ نے ان میں سے ایک انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ جو درحقیقت مجھ سے زیادہ نہیں۔ اگر وہ مجھے دیکھتا۔ تو خدا کی نعمتوں کو اس جگہ زیادہ پاتا۔ یہ تو عیسائیوں کا جعلی خدا ہے۔ مگر آریوں نے ایک فرضی خدا انسان کی طرح کمزور اپنی طرف سے تراش لیا ہے۔ جو روحوں اور ذرات اجسام کے پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ اگر ان کو خدا تعالیٰ کی تازہ قدرتوں سے حصہ ہوتا۔ تو وہ جانتے۔ کہ وہ انسان ہونے سے پاک اور ہر ایک بات پر قدرت رکھتا ہے۔ روح کیا حقیقت ہے۔ جو اس کو پیدا نہ کر سکے۔ اور پرماتو کیا چیز ہے۔ جو ان کی پیدائش پر قادر نہ ہو۔ روحوں کے اندر ایک اور روحیں ہیں۔ اور ذرات کے اندر ایک اور ذرات ہیں۔ سب کا وہی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کبھی اپنی مرضی سے اور کبھی اپنے مقبول بندوں کی دعا سنکر تازہ بتازہ ایجاد کرتا رہتا ہے۔ جس نے اس کو اس طرح پر نہیں دیکھا۔ وہ اندھا ہے۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ" (نسیم دعوت ص۸۴)

غرض ان تین معیاروں کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی برتری ظاہر کر دی ہے۔ یہ وہ زبردست علم کلام ہے جس کے ماتحت آج بھی ہم ہر مذہب و ملت والے سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ کوئی بھی مذہب سوائے اسلام کے ایسا نہیں۔ جو اپنی صداقت کو اس صورت میں دنیا کے سامنے عیاں کر سکے

پرنس آف ویلز رائل ملٹری کالج ڈیرہ دون میں داخلہ

(سرکاری اعلان)

پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں چند خالی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کالج میں ان ہندوستانی اور اینگلو انڈین نوجوانوں کو جو بعد ازاں انگلستان کے کیڈٹ کالجوں میں ہندوستانی فوج میں کمیشن حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہونے کے خواہشمند ہوں۔ انگریزی طرز کے پبلک سکول کے معیار کی تعلیم دی جائیگی۔ یہ کالج ان کے لئے ہے۔ جو فوجی ملازمت کو عمر بھر کے لئے اپنا پیشہ بنانا چاہتے ہوں۔ اور امیدواروں کے والدین یا سرپرستوں سے اسی مضمون کا ایک تحریری اقرار نامہ لیا جائیگا۔ لیکن کالج میں تعلیمی نصاب اس قسم کا ہوگا۔ کہ اگر لڑکا فوج اور ایرفورس کے داخلہ کے امتحان میں فیل ہو جائے۔ تو وہ کسی یونیورسٹی میں داخل ہو سکیگا اور یہ خیال کیا جائیگا۔ کہ اس نے کسی معمولی سکول میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ خود کالج کا ایک خاص سکول لیونگ سارٹیفکیٹ ہے یعنی آر۔ آئی۔ ایم۔ سی کا ڈپلومہ ہے۔ جو یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کے لئے اسی طریق پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ ڈپلومہ جو جیٹ کالجوں کے آخری امتحان پاس کرنے پر کامیاب طلباء کو دیا جاتا ہے۔

ان اسامیوں کے لئے امیدوار کی عمر ۱۲ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ۱۱ اور ۱۲ سال کے درمیان ہونی چاہیئے امیدوار کو کسی مستند ڈاکٹر (میڈیکل پریکٹیشنر) سے اس مضمون کا سارٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوگا۔ کہ ہر ایک اعتبار سے جسمانی طور پر داخلہ کے لائق ہیں۔ جن طلباء کو داخل کیا جائیگا ان کی ہر تعلیمی سال کی فیس پندرہ سو روپیہ ہوگی۔ یہ فیس رعایتی شرح پر ہے۔ اگر آئندہ حالات کا تقاضا ہوا۔ تو اس میں ایزادی کی جا سکتی ہے۔ تاہم کوئی ایسی ایزادی جو آئندہ عمل میں لائی جائیگی صرف نئے داخلہ پر عائد ہوگی۔ اس فیس میں پڑھائی۔ طعام سکول کے ملازموں کی تنخواہ اور معمولی قسم کی طبی خدمات کا خرچ شامل ہے۔ نیز اس میں فوجی وردی کے ایک سیٹ کا ابتدائی خرچ شامل ہے۔ جو طلباء کے لئے کالج میں پہننا ضروری ہے۔ جو امیدوار عمدہ خدمات کرنے والے ہندوستانی افسروں کے لڑکے ہیں۔ اور جنکی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے سفارش کی گئی ہو اور ہز ایکسی لینسی جناب کمانڈر انچیف کی طرف سے نامزد کئے گئے ہوں۔ انکی فیس ہر خاص صورت میں ہز ایکسی لینسی کمانڈر انچیف مقرر کرینگے۔ ایک سالم ٹرم (میعاد) کی فیس وصول کی جائیگی۔ تاوقتیکہ والدین یا سرپرست کالج کے حکام کو امیدوار کا نام واپس لینے کے متعلق سالم ٹرم کا نوٹس نہ دیں۔ ایک سٹینڈنگ ایڈوائزری بورڈ ان طلباء سے ملاقات کریگا۔ اور ان کے حالات اور تعلیم وغیرہ کا معائنہ کریگا۔ تاکہ ان کے فوج ایرفورس یا رائل انڈین میرین میں ملازمت کے قابل ثابت ہونیکے متعلق رائے دی جائے۔ کسی ایسے امیدوار کی صورت میں جو مندرجہ بالا کسی ملازمت کے ناقابل ثابت ہوگا۔ کالج کا پرنسپل ایڈوائزری بورڈ کے فیصلے اور ان وجوہات سے جن سے اس نتیجہ پر پہنچا گیا ہو طلباء کے والدین یا سرپرست کو اطلاع دیگا۔ عام طور پر ایسا طالب علم اس ٹرم کے آخر پر کالج چھوڑ دیگا۔ لیکن یہ امر والدین یا سرپرستوں کی مرضی پر ہوگا۔ کہ وہ طالب علم کو اس عرصہ تک کالج میں رکھیں۔ کہ اسے آر۔ آئی۔ ایم۔ سی کا ڈپلومہ حاصل کرنے کا ایک اور موقعہ مل جائے۔ اس امر کے متعلق کہ طالب علم کس وقت ڈپلومہ حاصل کرکے کالج کے پرنسپل کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ ڈپلومہ کے امتحان میں شامل ہونے کے بعد بھی طالب علم کے والدین اسے کالج میں رکھ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اٹھارہ سو روپیہ سالانہ دینا منظور کریں۔ یہ رقم اس وقت سے واجب الادا ہوگی۔ جب سے لڑکا امتحان کے بعد کالج میں دوبارہ داخل ہو۔ فیسوں کا یہ اضافہ شدہ معیار جملہ صورتوں پر عائد ہوگا خواہ طالب علم کسی ہندوستانی افسر کا لڑکا ہو یا نہ ہو۔

ضروری ہے کہ جملہ درخواستیں اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے جس میں امیدوار عام طور پر اقامت رکھتا ہو۔ پیش کی جائیں۔ ڈپٹی کمشنر ضلع سے درخواست کا صحیح فارم اور داخلہ کے متعلق مزید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ موجودہ اسامیوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ڈپٹی کمشنروں اور کمشنروں کی معرفت تمام درخواستیں صاحب پرائیویٹ سکرٹری ہز ایکسی لینسی جناب گورنر بہادر پنجاب کے دفتر میں ۲۳ اپریل ۱۹۳۲ء تک پہنچ جائیں اس تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔ درخواستوں کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیلات شامل ہونی چاہئیں (الف) ایک تحریری اقرارنامہ جو والدین یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ میں فوجی ملازمت کو درخواست کنندہ کا مستقل پیشہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں (ب) عمر کا ثبوت (ج) جسمانی قابلیت کے متعلق طبی سارٹیفکیٹ

نظارتوں کے اعلانات

تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کی درخواستوں پر حسب ذیل احباب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ امراء کا حلقہ جماعت جو نیچے کی فہرست میں درج کیا گیا ہے۔ خود جماعتوں کا تجویز کردہ ہے۔ سوائے حلقہ نمبر ۷ ضلع سیالکوٹ کے کہ اس حلقہ میں سے ڈسکہ کو حضور نے علیحدہ کر کے مقامی جماعت کے لئے علیحدہ امیر منظور فرمایا ہے۔

امراء کا یہ تقرر یکم مئی ۱۹۳۲ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک تین سال کے لئے ہے۔ قاعدہ بھی یہی ہے۔ کہ امراء کا تقرر تین سال کے لئے ہو۔ اور یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ ایک معینہ تاریخ پر تمام امرائے جماعت ہائے احمدیہ کے تقرر کی میعاد ختم سمجھی جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق میں نے جنوری میں اعلان کیا تھا۔ کہ اس وقت تک جو امیر مقرر ہیں۔ ان کی میعاد ۳۰ اپریل ۱۹۳۲ء کو ختم سمجھی جائیگی۔ اب مکرر اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مئی ۱۹۳۲ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک تین سال کے لئے تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ امراء تجویز کر کے یکم مئی ۱۹۳۲ء سے قبل نظارت اعلیٰ میں رپورٹ بھیج دیں۔ لیکن یہ بات یاد رہے۔ کہ ہر ایک جماعت کی طرف سے کم سے کم دو تین ناموں کا امیر کے لئے پیش ہونا لازمی امر ہے۔ اور جس قدر نام کوئی جماعت امیر کے لئے پیش کرے۔ ان میں سے ہر ایک کے متعلق حاصل شدہ ووٹوں کی تعداد بھی درج کرے۔ اور ہر ایک کی خصوصیات کے متعلق بھی مختصر طور پر نوٹ درج کئے جائیں۔ اگر کسی جماعت کی طرف سے صرف ایک ہی نام امیر کے لئے پیش ہوگا۔ تو اس کی درخواست واپس کی جائیگی۔

نمبر شمار	نام امیر	پتہ	حلقہ امارت
۱	حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب	نمبر ۱۵ ایرنیب سٹریٹ کلکتہ	بنگال بہار اوڑیسہ احمدیہ انجمنیں
۲	حاجی غلام احمد صاحب	کریام ضلع جالندھر	جماعت احمدیہ کریام
۳	چوہدری محمد الدین صاحب	چک نمبر ۵۶۵ گ ب	لائلپور ، چک نمبر ۵۶۵ گ ب
۴	شیخ جلال الدین صاحب	دہرم کوٹ بگہ	گورداسپور ، دہرم کوٹ
۵	ملک محمد حسین صاحب آڑھتی	بھیرہ	شاہپور ، بھیرہ
۶	منشی غلام نبی صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ ، ڈسکہ
۷	چوہدری عبد اللہ خان صاحب	داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ	جماعت ہائے احمدیہ حلقہ نمبر ۷ داتہ زیدکا۔ قلعہ صوبا سنگھ مالو کے بھگت۔ کوٹ آغا۔ گھنوکے ببڈیال۔ گھٹیالیاں۔ عزیز پور (۵)
۸	مرزا عبد الحق صاحب وکیل	گورداسپور	جماعتہائے احمدیہ گورداسپور نبی پور۔ اوجلہ۔ غزنی پور
۹	مولوی عبد اللہ صاحب رئیس	کیمبو باجوہ۔ ضلع سیالکوٹ	جماعت ہائے احمدیہ حلقہ نمبر ۳ ڈسپیرور۔ نوشہرہ۔ تلونڈی عنایت خاں کلاسوالہ۔ گوبر بردار سنکھو والی۔ مہدی پور۔ کیمبوہ باجوہ۔

ضلع سیالکوٹ کے حلقہ نمبر ۳ (جماعت ہائے احمدیہ لوپہلا۔ میانوانی خانانوالی۔ چینڈے کے مگوئے۔ بدوملی۔ ڈیریانوالہ۔ دہرگ میانہ۔ بخیو باجوہ۔ رنگے پور۔ داعیوالہ) کے متعلق حضور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی تھی۔ کہ سوائے جماعت احمدیہ میانوانی خانانوالی کے باقی تمام جماعتوں نے چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ لوپہلا مہاراں کو امیر تجویز کیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ میانوانی خانانوالی اپنا امیر چوہدری نصر اللہ خان صاحب سکنہ کوٹ باجوہ کو تجویز کرتی ہے۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "اچھا ہے تو یہ کہ حلقے کی سب جماعتیں اکٹھی مل کر امیر کے انتخاب کے متعلق فیصلہ کریں۔ اور پھر ہر امیر کے متعلق ووٹ بھجوائیں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ جماعتیں اپنے اپنے نمائندے ایک مقررہ انتخاب کی جگہ پر بھجوا دیں۔ اور وہ نمائندے امیر کا انتخاب کریں۔ مشترکہ طور پر جس جس امیدوار کے لئے جتنے جتنے ووٹ ہوں ان سے اطلاع دی جائے۔" پس اس حلقہ کی جماعتیں حضور کے ارشاد کی ۲۵ اپریل تک تعمیل کر کے کسی ایک دوست کو مقرر کریں۔ جو کہ مجھے ۳۰ اپریل تک رپورٹ بھیجدے۔

ناظر اعلیٰ ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء

امرتسر میں عیسائیوں کا مناظرہ سے فرار

میں نے لکھا تھا۔ کہ عیسائی مناظرہ کرنے کی شرائط تو طے کر لیتے ہیں۔ مگر عین وقت کسی نہ کسی بہانہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دھاریوال کے عیسائیوں کا مناظرہ سے فرار کی تازہ مثال پیش کی گئی تھی۔

اب امرتسر میں بھی وہی چال چلی ہے۔ چنانچہ جبکہ مناظرہ کی تاریخ میں صرف ایک دن باقی تھا۔ ایم لطیف مسیح صاحب نمائندہ عیسائیان نے حسب ذیل تحریر لکھ کر بھیج دی۔

جناب عالی:- بمشورہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اس امر کی جناب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مناظرہ ان ایام میں نہیں ہوگا۔ اور دوبارہ اطلاع منظوری پر دی جاویگی۔ اور ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ مارچ کو مناظرہ ہرگز نہ ہوگا۔ آپ تشریف لانے کی

موصیوں میں اعلیٰ قربانی کی روح

اس سال مندرجہ موصیان نے ۱/۱۰ حصہ سے زائد حصہ آمد وصیت میں ادا کرنے کا عہد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور استقامت عطا فرمائے۔ نیز باقی موصیوں کو ان کے نمونہ سے اعلیٰ قربانی کرنے کا موقع عطا فرمائے۔

نام	حصہ
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن مزنگ لاہور	۱/۷
مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر	۱/۴
چوہدری بلال احمد عرف علی بخش صاحب سرائے ضلع ہوشیارپور	۱/۸
مولوی قمر الدین صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری پندرہ فیصدی	
فاطمہ صاحبہ ساکن کورین کشمیر	۱/۸
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن رہتک چھاؤنی	۱/۹
ڈاکٹر محمد عبد الرحمن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن چترال	۱/۹
اللہ رکھا صاحب ساکن گلا نوالی ضلع گورداسپور	۱/۹
مولوی عبد الحکیم صاحب کٹک	۱/۹
مسماۃ سلامت بی بی صاحبہ سنور ریاست پٹیالہ	۱/۵
عبد الغنی صاحب سکنہ لنگیری ضلع جالندھر	۱/۹

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

عہدیداران جماعت احمدیہ رنگون

جماعت احمدیہ رنگون کے عہدہ داروں کے متعلق حسب ذیل اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ

۱۔ پریزیڈنٹ۔ جناب شیخ محمد سعید صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ کمرہ نمبر ۱۳ مکان نمبر ۱۶۲ سولی پگوڈا روڈ رنگون

Sh Mohd. Said President
Anjaman Ahmadyyia
13/162 Suli Pogoda Road
Rangoon

نمبر ۲ جنرل سکرٹری جناب اقبال محمد خان صاحب ۴۲ منکی پائنٹ رنگون

Iqbal Mohd Khan General
Secretery 42 Monkey Point
Rangoon

نمبر ۳ سکرٹری تبلیغ سید محمد لطیف صاحب معرفت جناب پریزیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ رنگون نمبر ۴ محصل جناب محمد حیات صاحب رنگون

تمام جماعت ہائے احمدیہ برما کو اور دیگر انجمنوں کو بذریعہ اخبار الفضل اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ جس قدر بھی

ریاست جموں و کشمیر کے حالات

میر واعظ محمد یوسف کی غداری

جموں - ۳۱ مارچ - ۳۱ مارچ کے اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر کہ سری نگر کے مسلمانوں نے ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر کشمیر پر اعتماد کا اظہار کیا ہے مسلمانان جموں بے حد حیران تھے۔ کہ ٹھاکر کرتار سنگھ جیسے مسلم آزار اور جابر حاکم پر جس نے بزعم خود تحریک کشمیر کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ کون مسلمان اپنے اعتماد کا اظہار کر سکتا ہے۔ ہو نہ ہو یہ کسی غدار کا کام ہے۔ چنانچہ سری نگر کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ یہ کارگذاری محمد یوسف میر واعظ کی ہے۔ جس کے ساتھ صرف چند کاسہ لیسان ازلی ہیں۔ اور تمام کشمیری مسلمان اس قوم فروش کی اس حرکت پر غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ ٹھاکر صاحب کو چونکہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام بڑی بڑی اسلامی جماعتیں میری علیحدگی کے لئے برٹش گورنمنٹ کو مجبور کر رہی ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر جبکہ سری نگر کے تمام قوم پرست کارکن قید و بند کی مصیبتیں جھیل رہے ہیں۔ مشہور قوم فروش سے کام لینا چاہئے۔ اور ایک بار تو دنیا کو یہ دھوکا دینے کی کوشش کر لینی چاہیئے کہ سری نگر کے مسلمان میری ذات پر پورا اعتماد رکھتے ہیں۔

مڈلٹن انکوائری کی بناء پر ایک تحصیلدار کی علیحدگی

سری نگر - ۳۱ مارچ - رگھوناتھ متو تحصیلدار جو گذشتہ فسادات کے دوران میں اننت ناگ میں تھا۔ اور آج کل ہندواڑہ میں متعین ہے۔ اسے مڈلٹن انکوائری کے سلسلہ میں اپنے عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ اور اسی بناء پر جواب طلبی کی گئی ہے۔

پولیس سارجنٹ لبھو رام کی دوبارہ گرفتاری

جموں - ۳۱ مارچ - لبھو رام سارجنٹ جس کو مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس نے تشدد بیجا کے جرم میں ماخوذ کر کے عدالت میرپور سے دو سال قید کی سزا دلائی تھی - اور جسے پنڈت ٹھاکر داس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پانسو روپے کی ضمانت پر بلا ملاحظہ مسل جموں جیل میں داخل ہونے سے پیشتر رہا کر دیا تھا - آج اس کو تین نئے مقدمات کی بناء پر جموں میں گرفتار کر لیا گیا۔

مسٹر عبد القیوم اور مسلمانان کشمیر

جموں - ۳۱ مارچ - اخبارات میں یہ پڑھ کر کہ سری نگر میں مسلمانوں (میر واعظ محمد یوسف کی تمام ہدایات سنے) ٹھاکر کرتار سنگھ گورنر کشمیر پر اعتماد کی قرارداد منظور کی ہے۔ حالانکہ سری نگر کی تمام اسلامی آبادی ٹھاکر کرتار سنگھ کے ہاتھوں بیحد سختیاں اٹھا چکی ہے۔ مسٹر عبد القیوم نے بھی اپنے دو کاسہ لیس جو انجمن اسلامیہ جموں کے ممبر ہیں۔ مسلمانوں میں اپنے متعلق (ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن) جدید ہوم منسٹر کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد منظور کر چکی ہے۔ یہ ہر دو کوڈی کبھی صدر انجمن اسلامیہ اور کبھی سکرٹری انجمن اسلامیہ جموں کے دروازے پر اس لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ کہ مسٹر عبد القیوم پر اعتماد کی قرارداد منظور کی جائے۔ آپ کی ذات کو مسٹر موصوف بہت سے فوائد پہنچائیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ دھمکی بھی دی جاتی ہے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا۔ تو پھر جدید ہوم منسٹر ناراض ہو جائیں گے۔ اور اس طرح ان لوگوں کو جن کے عزیز ملازم ہیں۔ نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ لیکن شکر ہے۔ کہ مسلمانوں کو ان کی اس قوم فروشانہ حرکت کی بر وقت اطلاع ہو گئی - اور مسلمان انجمن اسلامیہ کو صاف صاف کہہ رہے ہیں۔ کہ اگر تم نے خفیہ طور پر ایسا غدارانہ کام کیا۔ تو مسلمان انجمن سے قطع تعلق کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

مسلمانانِ سری نگر مصائب میں

(نامہ نگار)

سری نگر سے آمدہ ایک خط سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمان سخت مصیبت میں ہیں۔ ان کی مالی حالت سخت نازک ہو گئی ہے کاروبار بند ہیں۔ مسلمان اپنے مکانات اور جائدادیں ہندوؤں کے پاس رہن رکھنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ شدت گرسنگی کی وجہ سے بعض اموات کے واقع ہونے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس پر گورنر کشمیر کرتار سنگھ کی سختیاں لا انتہا ہیں۔ اس کی پالیسی سے جرأت پا کر ماتحت حکام ... اذیت پہونچا رہے ہیں ایک گاؤں میں ایک پرانی چوکی تھی۔ جس پر عرصہ دراز تک ... پڑتی رہی اور وہ گر گئی۔ ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے ناکردہ گناہ مسلمانوں کو پکڑ کر خواہ مخواہ زد و کوب کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ اور پانچ پانچ روپیہ فی کس جرمانہ کر دیا۔ جو ان غریبوں نے ہندوؤں سے قرض لے کر ادا کیا۔ اس کے بعد ایک دوسرا ڈپٹی انسپکٹر تبدیل ہو کر گیا۔ اس نے بھی مسلمانوں کے ساتھ یہی سلوک کیا۔ افسر جسے چاہیں پکڑ کر قید کر دیتے ہیں۔ بلا وجہ مکانوں اور دکانوں کی تلاشیاں لیتے ہیں۔ سیاسی قیدیوں کی جائدادیں ضبط کی جاتی ہیں۔

ان مظالم پر پردہ ڈالنے کے لئے غدار مسلمانوں سے پرائیویٹ جلسے کر کے اور ان سے دستخط کرا کر کہا جاتا ہے کہ حالات اطمینان بخش ہیں۔ اور مسلمان شیخ محمد عبد اللہ سے نفرت کرتے ہیں۔ مسلمان اس کی ایذا رسانیوں سے تنگ آ گئے ہیں۔

ہندواڑہ کے مسلمانوں پر ناگفتہ بہ تشدد

ہندواڑہ کی اطلاع مظہر ہے کہ جب سے وہاں گورکھا پلٹن گئی ہے تشدد اور ستم آرائی کا ایک لا متناہی سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ سرکاری آدمی جس شخص کو چاہیں گرفتار کر لیتے ہیں۔ کئی ایک معززین کو پکڑ کر اور سخت مار پیٹ کے بعد ان کی ڈاڑھیاں اور مونچھیں نوچ ڈالی گئیں۔ اور منہ کالے کر کے گدھوں پر سوار کرا کر در بدر پھرایا گیا۔ کئی لوگ اس مصیبت کے باعث قریب المرگ ہیں۔ اور کئی ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بلکہ سنا گیا ہے کہ بارہ مولہ کے ڈاکٹر قاضی عبد الغنی صاحب اسی بربریت کا شکار ہو کر انتقال کر گئے ہیں۔ شریف مستورات کو بے عزت کیا جاتا ہے۔ تحصیلدار نے از خود ہی ٹکٹکی لگا رکھی ہے۔ جس پر دو مسلمانوں کو اس وقت تک چڑھایا جا چکا ہے۔ جنہیں مارا جاتا ہے انہیں مہاراجہ صاحب کی جے پکارنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں سخت مغلظات بکی جاتی ہیں۔ لوگ خوف کے مارے جنگلوں میں بھاگ رہے ہیں۔ بازار میں ریاستی جھنڈا نصب ہے۔ جس کے سامنے مسلمانوں کو سجدہ کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور دس گز تک زمین پر رینگ کر چلایا جاتا ہے۔

شیر کشمیر کے خلاف سازش

معلوم ہوا ہے کہ گورنر کشمیر کرتار سنگھ اپنے ماتحت تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کے ذریعہ کوشش کر رہا ہے۔ کہ شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ صاحب کے خلاف کوئی ایسی سازش کھڑی کی جائے۔ کہ جس کے باعث انہیں سزائے پھانسی یا کم از کم حبس دوام کا مستحق قرار دیا جا سکے۔ اس سازش کو بروئے کار لانے کے لئے مختلف قسم کی چالیں چلی جا رہی ہیں۔

کشمیر کے سیاسی قیدیوں کے مصائب

کشمیر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سیاسی قیدی سخت مصیبت میں ہیں۔ انہیں غذا نہایت خراب اور ناکافی دی جاتی ہے۔ موسم کے لحاظ سے مناسب پارچات مہیا نہیں کئے جاتے۔ حتیٰ کہ غسل کے لئے پانی بھی نہیں دیا جاتا۔ جس کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ چنانچہ مسٹر جلال الدین صاحب بی اے اس وقت جیل میں بیمار پڑے ہیں۔ پھر ایک اور مصیبت یہ ہے کہ ایک ڈپٹی داروغہ جیل مرض جذام میں مبتلا ہے جو ایک خوفناک متعدی مرض ہے لیکن قیدیوں کی صحت سے غافل افسرانِ بالا کو اس کا قطعاً احساس نہیں۔ کہ معزز قیدیوں کو اس داروغہ کی موجودگی نقصان پہونچانے کا موجب ہو سکتی ہے۔

فہرست نومبائعین بابت ماہ فروری و مارچ ۱۹۳۲ء

۷۳۵ قلندر خان صاحب ضلع پشاور
۷۳۶ محمد زمان صاحب سرگودہا
۷۳۷ محمد اسماعیل صاحب لاہور
۷۳۸ عبد الغنی صاحب اٹک
۷۳۹ زینب النسار بی بی صاحبہ اٹک
۷۴۰ عالم دین صاحب ضلع گورداسپور
۷۴۱ سید خادم علی شاہ صاحب 〃 لائل پور
۷۴۲ احمد یار صاحب 〃 〃
۷۴۳ مرزا محمد شریف بیگ صاحب لدھیانہ
۷۴۴ گوہر جان صاحبہ 〃
۷۴۵ فاطمہ صاحبہ 〃
۷۴۶ عالم دین صاحب ضلع گورداسپور
۷۴۷ شیرا صاحب 〃 〃
۷۴۸ فاطمہ صاحبہ 〃 〃
۷۴۹ فضل حسین صاحب 〃 شیخوپورہ
۷۵۰ نعمت بی بی صاحبہ 〃 〃
۷۵۱ بہادر خان صاحب 〃 پشاور
۷۵۲ میاں فضل الرحمن صاحب اے 〃
۷۵۳ محمد علی صاحب 〃 گورداسپور
۷۵۴ محمد احمد صاحب 〃 〃
۷۵۵ جلال الدین صاحب 〃 〃
۷۵۶ دین محمد صاحب 〃 〃
۷۵۷ محمد شفیع صاحب 〃 〃
۷۵۸ دلاور خان صاحب 〃 〃
۷۵۹ اللہ داد خان صاحب 〃 〃
۷۶۰ باغ دین صاحب 〃 منٹگمری
۷۶۱ ابراہیم صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۶۲ محمد بخش صاحب 〃 گورداسپور
۷۶۳ بڈھا صاحب 〃 〃
۷۶۴ الہ دین صاحب 〃 〃
۷۶۵ سہاوا صاحب 〃 گوجرانوالہ
۷۶۶ بابو علی اکبر صاحب 〃 سیالکوٹ
۷۶۷ مستری غلام محمد صاحب 〃 گجرات
۷۶۸ محمد حسین صاحب 〃 امرتسر
۷۶۹ اللہ لوک صاحب 〃 گورداسپور

۷۷۰ مہند صاحب ضلع گورداسپور
۷۷۱ سراج الحق صاحب 〃 〃
۷۷۲ محمد حسین صاحب 〃 〃
۷۷۳ سائیں بودے شاہ صاحب 〃
۷۷۴ برکت علی صاحب ضلع لائل پور
۷۷۵ فرزند علی صاحب 〃 〃
۷۷۶ اصغر علی صاحب 〃 〃
۷۷۷ عنایت اللہ صاحب 〃 〃
۷۷۸ مستری عبد اللہ صاحب جموں
۷۷۹ مسماۃ آمنہ صاحبہ 〃
۷۸۰ مسماۃ رابعہ صاحبہ 〃
۷۸۱ رحمت اللہ صاحب 〃
۷۸۲ عبد الرحمن صاحب 〃
۷۸۳ صدیقہ خانم صاحبہ ضلع گورداسپور
۷۸۴ حمیدہ بیگم صاحبہ انبالہ چھاؤنی
۷۸۵ محمد عباس صاحب ضلع بہاول نگر بہاول پور ریاست
۷۸۶ نواب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۷۸۷ غوث بخش صاحب 〃 ڈیرہ غازیخاں
۷۸۸ اللہ دتا صاحب جہلم
۷۸۹ چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ضلع لائلپور
۷۹۱ برکت علی صاحب 〃 〃
۷۹۲ احمد خان صاحب 〃 گورداسپور
۷۹۳ مرزا شیر علی خانصاحب 〃 گجرات
۷۹۳ سراج الدین صاحب 〃 پشاور
۷۹۴ عبد المجید صاحب جے پور ریاست
۷۹۵ عبد الحمید صاحب 〃 〃
۷۹۶ مسماۃ بنو صاحبہ ضلع لودھیانہ
۷۹۷ منشی احمد الدین صاحب 〃 لائلپور
۷۹۸ خورشیدہ بیگم صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۷۹۹ مسماۃ کیپی صاحبہ 〃 جالندھر
۸۰۰ محمد خیر دخان صاحب 〃 سرگودہا
۸۰۱ سردار بیگم صاحبہ ریاست کپور تھلہ
۸۰۲ محمد تقی اسرائیل صاحب ضلع پوری اڑیسہ
۸۰۳ منشی خان صاحب 〃 〃

۸۰۴ سبحان خان صاحب ضلع پوری علاقہ اڑیسہ
۸۰۵ دائی خان صاحب 〃 〃 〃
۸۰۶ لال خان صاحب 〃 〃 〃
۸۰۷ میاں غلام رسول صاحب 〃 سرگودہا
۸۰۸ میاں اللہ دتہ صاحب 〃 شاہ پور
۸۰۹ اہلیہ میاں علی محمد صاحب 〃 گجرات
۸۱۰ منشی محمد صدیق خان صاحب ریاست پٹیالہ
۸۱۱ میاں احمد الدین صاحب ضلع گجرات
۸۱۲ محمد الدین صاحب 〃 〃
۸۱۳ لبھو صاحب 〃 ہوشیار پور
۸۱۴ عبد الستار خان صاحب 〃 〃
۸۱۵ ہمت صاحب 〃 〃
۸۱۶ دیوان سید مظفر علی شاہ صاحب ریاست بہاولپور
۸۱۷ محبت خان صاحب ضلع نواب شاہ سندھ
۸۱۸ میاں الہی بخش صاحب ضلع ملتان
۸۱۹ میاں نور محمد صاحب 〃 〃
۸۲۰ بائی ست بھرائی صاحبہ 〃 〃
۸۲۱ مہر الدین صاحب 〃 گوجرانوالہ
۸۲۲ محمد عبد الحمید خان صاحب میدک ملک دکن
۸۲۳ گل جہان صاحب حیدر آباد سندھ
۸۲۴ محمد خان صاحب ریاست پٹیالہ
۸۲۵ اللہ دیا صاحب 〃 〃
۸۲۶ مسماۃ سکینہ صاحبہ 〃 〃
۸۲۷ علی نواز صاحب 〃 〃
۸۲۸ محمد بشیر صاحب 〃 〃
۸۲۹ حکیمن صاحبہ 〃 〃
۸۳۰ حمیدہ صاحبہ 〃 〃
۸۳۱ میاں غلام محمد صاحب پونچھ
۸۳۲ میاں منگا صاحب 〃
۸۳۳ محترمہ مریم بانو صاحبہ ضلع امرتسر
۸۳۴ جمال دین صاحب 〃 سیالکوٹ
۸۳۵ راحیر صاحب 〃 قادیان
۸۳۶ احمد الدین صاحب 〃 گوجرانوالہ
۸۳۷ محمود خان صاحب انبالہ چھاؤنی
۸۳۸ میاں ابراہیم صاحب ضلع سیالکوٹ
۸۳۹ علی محمد خان صاحب 〃 بجنور
۸۴۰ علی محمد صاحب 〃 گوجرانوالہ
۸۴۱ خوشی محمد صاحب 〃 〃
۸۴۲ عبد اللہ صاحب دین داکہ 〃

۸۴۳ بہاول بخش صاحب ضلع گوجرانوالہ
۸۴۴ میاں مولا داد صاحب 〃 〃
۸۴۵ اہلیہ میاں محمد غوث صاحب 〃 〃
۸۴۶ زینب بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۴۷ ملک نذیر احمد صاحب امرتسر
۸۴۸ فضل الہی صاحب لاہور
۸۴۹ صدر الدین صاحب ضلع گورداسپور
۸۵۰ شاہ محمد صاحب 〃 〃
۸۵۱ محمد ابراہیم صاحب 〃 〃
۸۵۲ اللہ دین صاحب 〃 〃
۸۵۳ غلام محمد صاحب 〃 〃
۸۵۴ دین محمد صاحب 〃 〃
۸۵۵ زر خان صاحب علاقہ سرحد
۸۵۶ چوہدری نذیر احمد صاحب ضلع گورداسپور
۸۵۷ دوست محمد صاحب 〃 〃
۸۵۸ چوہدری نور احمد صاحب 〃 〃
۸۵۹ عزیز احمد صاحب 〃 〃
۸۶۰ غلام احمد صاحب 〃 〃
۸۶۱ میر محمد علی خان صاحب ضلع تھرپارکر سندھ
۸۶۲ میر محمد باقر خان صاحب 〃 〃
۸۶۳ میاں غلام محمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او انبالہ
۸۶۴ مولا بخش صاحب ضلع گورداسپور
۸۶۵ میر غلام محمد خانصاحب ضلع تھرپارکر سندھ
۸۶۶ عباس علی خان صاحب کٹک (اڑیسہ)
۸۶۷ خیر النساء صاحبہ 〃 〃
۸۶۸ محمد عبد المنان صاحب 〃
۸۶۹ نجم النساء صاحبہ 〃 〃
۸۷۰ محمد عبد الدیان صاحب 〃
۸۷۱ حبیب اللہ صاحب ملک ایم۔ اے۔ لاہور
۸۷۲ چوہدری وزیر الدین صاحب ضلع گورداسپور
۸۷۳ مولوی محمد عالم خان صاحب ریاست پونچھ
۸۷۴ نور محمد صاحب ضلع گورداسپور
۸۷۵ احمد بخش صاحب 〃 〃
۸۷۶ غلام محمد صاحب 〃 〃
۸۷۷ سکار صاحب 〃 تھرپارکر
۸۷۸ بھگتو مل صاحب 〃 گورداسپور
۸۷۹ سید مظفر شاہ صاحب 〃 ڈیرہ غازی خان
۸۸۰ کنیجی آمنہ صاحبہ کولمبو۔ سیلون
۸۸۱ عبد العظیم صاحب ضلع گوجرانوالہ (باقی)

اعلان قابل توجّہ

"اعلان ضروری" اور "پتے درکار ہیں" کے عنوان کے ماتحت میری طرف سے اخبار میں کئی دفعہ اعلان شائع ہوا ہے مگر افسوس ہے کہ بہت کم اصحاب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ میں اب آخری دفعہ یہ اعلان کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ جن احباب نے قادیان کی نئی آبادی یعنی محلہ جات دارالرحمت دارالعلوم و دارالفضل و دارالبرکات و منڈی وغیرہ میں زمین خریدی ہوئی ہے وہ مہربانی فرما کر اپنی ولدیت اور قومیت اور سکونت مع ضلع سے جلد تر مطلع فرمائیں بعض اصحاب اپنے کسی فرضی خیال کی بناء پر اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھ لیا کرتے ہیں مثلاً یہ خیال کر کے خاموش رہتے ہیں کہ ہمیں تو سب جانتے ہیں یا یہ کہ ہمارا اندراج تو پہلے سے موجود ہے ایسے احباب مطلع رہیں۔ کہ اس اعلان سے کوئی صاحب مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اب بھی خاموش رہنے والے احباب اپنی خاموشی کے نتائج کے خود ذمہ وار ہوں گے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۲۳-۳-۳۱

عمدہ خیز اور نامور دلقعہ

ہماری ست سلاجیت ہندوستان میں کافی شہرت پا چکی ہے جس کی عمدگی پر علاوہ کئی اطباء کرام حکیم اجمل خان مرحوم و حکیم عبدالواحد زبدۃ الحکماء سرحدی سرٹیفکیٹس دے چکے ہیں۔ اس سے حسب رائے طبیب ۸۰ بیماری امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ۵/ کے ٹکٹ آنے پر نمونہ مفت قیمت ایک سیر کے لئے پانچ روپیہ

پتہ

جمیل احمد منیجر کارخانہ جڑی بوٹی بالاکوٹ ضلع ہزارہ صوبہ سرحدی

انیس عالم

علاج ہومیوپیتھک ایک نہایت لطیف علاج ہے اس بے بہا سائنس میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں زہر کو تریاق اسی ہی سائنس نے ثابت کیا۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ ردیوں کا کام پیسوں۔ اور سالوں کا کام دنوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کا مجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ۔ کھانے میں مزیدار۔ زود اثر بے ضرر بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ جیر بیمار کی تکلیف سے ہمالیہ وائی دنیا میں مقبول بابوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوئے ہیں آپ بھی استعمال کرائیں تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے قیمت خوراک ایک ماہ۔ بواسیر ۔ دمہ ۔ تلی ۔ ذیابیطس ۔ دق ۔ سفید داغ ۔ مرض ۔ جریان ۔ گندہ امراض فی ہفتہ ایک روپیہ۔ مقویات اور ٹانک فی شیشی ۔ پورا حال لکھیئے۔ غریبوں کے لئے خاص رعایت ؎

ڈاکٹر محمد حسن احمدی M. D. H. S.

بیری اکبر پور کان پور

مشین بادام روغن (نیو ماڈل امپروڈ)

ہماری مشین بادام روغن پائداری۔ خوبصورتی۔ اور کارآمد ہونے میں یکتا و لاجواب ہے۔ ایک دفعہ کی خریدی ہوئی عمر بھر کے لئے کافی ہے علاوہ بادام روغن کے ناریل۔ کدو۔ تربوز۔ گرگری خشخاش۔ سرسوں السی اور دیگر ہر قسم کے روغن مصفّٰی اور زیادہ مقدار میں نکالے جا سکتے ہیں۔ فریم۔ ہینڈل۔ گنڈا پیچ۔ مضبوط لوہے کا سوراخ دار سلنڈر پیتل کا لگایا گیا ہے۔ سوراخ سلنڈر ۱۴۰ عدد۔ قیمت صرف بیس روپے ۲۰/ قیمت مشین خورد سائز معہ سلنڈر آہنی صرف بارہ روپے ۱۲/ ؎ اصلی و اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

زراعتی آلات و دیگر مشینری کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے

ہینڈل — پیچ — فریم — سلنڈر — چوکھٹ چوبی — روغن کی نالی

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز۔ انجینئرز بٹالہ (پنجاب)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت رائے صاحب لالہ کرشن لعل

سب جج درجہ چہارم جہلم

دعویٰ دیوانی فرم نانک سنگھ لچھمن سنگھ بذریعہ نانک سنگھ

بنام:- ہرنام سنگھ ولد رام سنگھ سکنہ گوجر کناریاں حال وارد تحصیل پھالیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۔/۱۸۳ روپے

بنام ہرنام سنگھ ولد رام سنگھ سکنہ گوجر کناریاں تحصیل جہلم حال وارد تحصیل پھالیہ چونکہ بیان حلفی نانک سنگھ مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمّی ہرنام سنگھ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام ہرنام سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر ہرنام سنگھ مذکور تاریخ ۹ ماہ اپریل ۱۹۳۲ء کو مقام جہلم حاضر عدالت ہذا میں نہ ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۸ ماہ مارچ ۱۹۳۲ء بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت

ایک نہایت موقعہ کی زمین

ریلوے سٹیشن سے قریب محلہ دارالبرکات میں پختہ بنیاد از غلام محی الدین خانصاحب کے مکان کے متصل ۱۰ مرلہ زمین ایک صاحب ضرورت سے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ قیمت نقد بجائے دو سو روپیہ کے ۱۸۵ لی جائے گی۔ پہلی درخواست کو ترجیح ہوگی۔ ؎

ع معرفت قاضی اکمل قادیان

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے خدا داد اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک ۱/ ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

فرنچائز کمیٹی نے ۳۱ مارچ سے لاہور پہونچ کر کام شروع کر دیا ہے۔ اچھوت سوسائیٹیوں کے جو نمائندے پیش ہوئے۔ انہوں نے بالاتفاق یہی کہا۔ کہ ہمارا ہندو قوم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ہمیں علیحدہ نیابت دی جائے۔ یکم اپریل کو ہزارہا اچھوتوں نے کونسل ہال کے سامنے جمع ہو کر مظاہرہ کیا۔ ہندوؤں سے کامل بے تعلقی کا اظہار کرتے ہوئے علیحدہ نمائندگی حاصل کرنے کے لئے پر زور نعرے لگائے۔ ارکان کمیٹی نے اس جلوس کو دیکھا۔ اس کے بعد یہ جلوس لاہور کے مختلف بازاروں سے اسی قسم کے نعرے لگاتا ہوا گذرا۔ اور بعد ازاں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ان کے لیڈروں نے تقریریں کیں۔ اور کہا۔ کہ ہندو محض مطلب براری کے لئے ہمیں ساتھ ملا رہے ہیں۔ ورنہ وہ دل سے ہم سے نفرت کرتے ہیں۔

راجا مونجے میثاق کے متعلق ڈاکٹر امبیدکر نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ مونجے صاحب نے مسٹر راجا سے معاہدہ کرنے سے قبل مجھ سے گفتگو شروع کی تھی۔ جو تین یوم تک جاری رہی وہ ۵ سال کے لئے اچھوتوں کے لئے علیحدہ نیابت پر رضامند تھے۔ جسے میں نے منظور نہ کیا۔ اس لئے وہ مسٹر راجا کے پاس گئے۔ پہلے مجھے ساتھ ملانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ وہ اچھوتوں کا نمائندہ مجھے سمجھتے ہیں۔

ہندو قوم کا وہ طبقہ جس کا فرض یہ ہے۔ کہ جب کانگرس حکومت کی طاقت سے مجبور اور لاچار ہو جائے تو وہ بیچ میں پڑ کر صلح کرا دے اس کے پھر حرکت میں آنے کی خبر گرم ہے۔ سنا گیا ہے کہ پنڈت مالوی۔ مسز سروجنی نیڈو اور سیٹھ برلا نے کوشش شروع کر دی ہے کہ جس طرح بھی ہو سکے حکومت اور کانگرس کے درمیان صلح ہو جائے۔

اسی سلسلہ میں یہ اطلاع بھی خالی از علت نہیں۔ کہ گاندھی جی یروڈا جیل میں وزیر ہند سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ ایک خط میں آپ نے لکھا ہے کہ اگرچہ سول نافرمانی کے عقیدہ پر میں سختی سے قائم ہوں۔ لیکن معقولیت پسندی ہمیشہ میری عادت رہی ہے۔ میں ہمیشہ دلیل کے سامنے جھک جانے کا عادی رہا۔ اور آئندہ بھی آپ مجھے ایسا ہی پائیں گے۔

پنڈت مالوی نے سکرٹری سنٹرل اسکھ لیگ کو بذریعہ تار دہلی بلایا ہے۔ تا ان کے ساتھ مورچہ اڈر کے تصفیہ کیلئے گفتگو کر سکیں۔

ہندو ذرائع سے موصول شدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست بھوپال نے ایک غیر معمولی گزٹ کے ذریعہ ایک ایسے آرڈی ننس کا اعلان کیا ہے جس کے رو سے ہر اول درجہ کے مجسٹریٹ کو حق ہوگا۔ کہ وہ ہر اس شخص کو جس پر شبہ ہو۔ کہ وہ ریاست کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لے رہا ہے گرفتار کر کے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت لے سکتا ہے۔ ضمانت نہ مہیا کر سکنے کی صورت میں ایک سال قید کی سزا دی جائیگی۔

مسلم کانفرنس منعقدہ لاہور کی قرار دادوں پر غور کرنے کے لئے ہندو ارکان اسمبلی کی کانفرنس کے انعقاد کی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ اب ان کی طرف سے ایک یادداشت شائع ہوئی ہے جس میں مسلم کانفرنس کی قرار دادوں کے پیش نظر مسلمانوں کے متعلق یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ انہوں نے قومیت اور حب الوطنی کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کے مطالبات مسٹر جناح کے چودہ نکات سے بھی بڑھ گئے ہیں۔

کلکتہ سے ۳۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ تملوک ضلع مدناپور میں دیہاتی ناجائز نمک بنانے کے لئے جمع ہو گئے۔ پولیس نے مجمع کو خلاف قانون قرار دے کر منتشر ہونے کا حکم دیا۔ مگر اس کی تعمیل نہ کی گئی۔ لاٹھی چارج بھی بے اثر ثابت ہوا۔ آخر گولی چلائی گئی۔ نقصان کی تفصیل کا تا حال علم نہیں ہو سکا۔

احمد آباد سے یکم اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست بڑودہ کے ایک گاؤں میں نو سرکردہ اشخاص سے دس دس ہزار کی ضمانتیں اس لئے لی گئی ہیں۔ کہ وہ مقامی اچھوتوں کو سخت تنگ کرتے تھے۔ اسی طرح اس علاقہ کے ایک اور گاؤں کے لوگوں نے بھی اچھوتوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے ان کے کنوئیں میں مٹی کا تیل ڈال دیا گیا۔ ایک اچھوت کے بھوسے کے تین ہزار بنڈل نذر آتش کر دئے گئے۔ مکانات جلائے جا رہے ہیں اور اچھوتوں کو زد و کوب بھی کیا جاتا ہے۔

یکم اپریل کو اسمبلی کے اجلاس میں ایک ہندو ممبر نے بدیں وجہ تحریک التوا پیش کی۔ کہ حکومت کانگرسی رہنماؤں کو قید کر کے اصلاحی کام کر رہی ہے۔ سر جارج رینی نے جوابی تقریر میں کہا۔ کہ حکومت کا فرض ہے کہ تمام غیر آئینی کارروائیوں کا انسداد کر کے اصلاحات کا نفاذ کرے اگر کانگرسی رہنماؤں کو چھوڑ دیا جائے۔ تو اس امر کی کیا ضمانت ہے۔ کہ وہ پھر فتنہ انگیزی نہ کریں گے۔

نئی دہلی سے یکم اپریل کی خبر ہے کہ حکومت ہند کے ہوم ممبر سر جیمز کریرار انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر ایچ۔ اے ہیگ وائسرائے کی کونسل کے رکن مقرر ہوئے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار مسٹر دت تیس سال کی سروس کے بعد ریٹائر ہو رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے اداروں میں اپنی افسوسناک حق تلفی کا حوالہ دیتے ہوئے مسلمانوں نے پورے زور کے ساتھ مطالبہ کیا تھا۔ کہ اب کے کوئی مسلمان اس عہدہ پر فائز کیا جائے۔ لیکن اس کی کوئی پروا نہیں کی گئی۔ اور ۳۰ مارچ کو سینیٹ کے اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ مسٹر ایشر داس اسسٹنٹ رجسٹرار کو یہ عہدہ تفویض کیا جائے۔

مشہور سکھ لیڈر ماسٹر تارا سنگھ جنہیں ڈسکہ کو جانیوالے پہلے جتھہ کی رہنمائی کے سلسلہ میں چھ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ میعاد سزا ختم کر کے ۳۱ مارچ کو رہا ہو گئے ہیں۔

۳۱ مارچ کو وائسرائے ہند کی صدارت میں والیان ریاست ہائے ہند کا ایک اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں وائسرائے کے شکریہ نیز گول میز کانفرنس کے ریاستی وفد کی تعریف کے رزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ریاستیں فیڈریشن میں اسی صورت میں شرکت کریں گی اگر برطانیہ ان کے ضروری تحفظات کا ضامن ہو۔ جدید دستور کے ماتحت ان کے حقوق۔ معاہدات اور مواثیق قطعی طور پر ناقابل تغیر رہیں گے۔ وہ اندرونی انتظام میں بالکل خود مختار ہونگے۔

چٹا گانگ کے قریب ایک گاؤں میں ایک ہندو کے مکان سے پولیس نے مادہ آتش گیر کی ایک خاصی مقدار برآمد کی ہے جو خیال کیا جاتا ہے کہ بم سازی کے لئے جمع کیا گیا تھا۔

نئی دہلی سے ۳۱ مارچ کی خبر مظہر ہے کہ کشمیر گول میز کانفرنس کا کام وسط اپریل تک ختم ہو جائیگا۔

آل انڈیا نیشنل کانگرس کا آئندہ اجلاس پوری میں منعقد کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اسی صورت میں اس کی اجازت دیگی۔ اگر کارپرداز اس امر کا پوری طرح اطمینان دلا دیں گے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائیگی۔ اور نہ ہی کوئی ایسے ریزولیوشن پاس کئے جائیں گے جن سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تحریک سول نافرمانی کی حوصلہ افزائی ہوتی ہو۔

معلوم ہوا ہے کہ سرکاری دفاتر ۷ اپریل کو دہلی میں بند ہو کر شملہ چلے جائیں گے۔ محکمہ فوج سب سے آخر یعنی ۱۱ اپریل کو جائیگا۔

نئی دہلی سے ۲ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ ایوان والیان ریاست نے ۳۱ ووٹوں سے جام صاحب نواں نگر کو چانسلر منتخب کیا ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ چانسلر مقرر ہوئے ہیں۔ جام صاحب کے مقابلہ میں مہاراجہ الور کو صرف دو ووٹ ملے۔

فرنچائز کمیٹی کے لاہور پہنچنے پر اگرچہ کوئی شرارت نہ کی گئی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔